صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 23 ستمبر 2003ء بمطابق 25 رجب 1424 ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ بلوغت کو پہنچ جاوے اور ناپ تول پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا کرو اس کو پورا کیا کرو ان (سب) کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکید کی حکم دیا کرو تاکہ تم یاد رکھو (اور عمل کرو)۔ اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اس (اللہ) کی راہ سے جُدا کردینگی اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم (اس راہ کے خلاف کرنے سے) احتیاط رکھو۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(شور/قطع کلامیاں)

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پہلے مجھے یہ Procedure مکمل کرنے دیں۔

جناب انور کمال خان: میں خالی ایک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں بعد میں ہر ایک ممبر کو موقع دوں گا۔

Mr. Anwar Kamal: I take only one second.

جناب سپیکر: جن معزز اراکین۔۔۔۔۔

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: ابھی کونسی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی ہوئی ہے؟ آپ کو میں بعد میں ٹائم دونگا۔ مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو ٹائم دونگا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں ان کے اسمائے گرامی بغرض منظوری میں ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب وجیہہ الزمان خان صاحب، ایم پی اے، آج سے 26/09 تک کے لئے، جناب قاری عبداللہ بنگش، ایم پی اے، آج اور کل کے لئے، جناب ملک قسیم الدین صاحب، ایم پی اے، آج سے تا اختتام اجلاس، جناب قلب حسن صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب حیات خان شیر پاؤ، ایم پی اے، آج تا 26/09 تک کے لئے، محترمہ ڈاکٹر سیمیں محمود جان صاحبہ، ایم پی اے، آج اور کل کے لئے، محترمہ منیبہ منصور الملک صاحبہ، ایم پی اے، پورے اجلاس کے لئے، محترمہ رفعت اکبر سواتی صاحبہ، ایم پی اے، پورے اجلاس کے لئے، جناب مولانا جہانگیر خان صاحب، ایم پی اے، آج سے 26/9 تک کے لئے اور جناب ڈاکٹر محمد سلیم صاحب آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted,

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No. 3 'Panel of Chairmen': In pursuance of Clause (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Muzaffar Said, MPA;
2. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, MPA;
3. Syed Zahir Ali Shah, MPA; and
4. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA.

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: Item No. 4----

(Interruption)

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Item No. 4, Item No. 4.

(Interruption)

Minister for Law: Mr. Speaker! Point of order.

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! یو منټ اجازت راکړئ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر! میں آپ کو، رولز کی خلاف ورزی ہوئی ہے، میں پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑا ہوں خدا کے لئے----

جناب انور کمال خان: میں بھی جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑا ہوں۔

وزیر قانون: میں چیئر سے ریکویسٹ کرتا ہوں جی کہ مجھے----

جناب انور کمال: میں جناب والا! ایک منٹ آپ----

جناب سپیکر: پہلے Procedure تو مکمل ہونے دیں پھر-----

وزیر قانون: جی، Procedure تو----

جناب سپیکر: آپ رولز پڑھیں کہ چیئر کو پہلے کیا کرنا چاہیئے۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! اگر آپ ہمیں اجازت دیں مجھے یقین ہے کہ ظفر اعظم خان جو بات بھی کرینگے اس میں آپ کو خوشی محسوس نہیں ہوگی۔ لیکن میں جوان شاءاللہ بات کرونگا، تو میں اس میں کوئی ایسی بات نہیں کرونگا جس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پہلے آپ چیئر کو جو Procedure ہے، جو Rules of Business میں جس طرح ایجنڈے کو Arrange کیا گیا ہے۔ اگر اس کو، پھر بعد میں میں آپ کو ٹائم دونگا۔

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1998, I hereby nominate ‘Committee on Petitions’ comprising of the following Members under the Chairmanship of Mr. Ikramullah Shahid, Honourable Deputy Speaker:

(1) Mr. Israrullah Khan Ganadapur;
(2) Qazi Muhammad Asad;
(3) Maulavi Abdul Razzaq;
(4) Mr. Mukhtiar Ali; and
(5) Syed Muhammad Ali Shah.

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! مونږ ته یو منټ د پاره اجازت را کړئ۔ مونږ هم په پوائنټ آف آرډر ولاړ یو۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم کو۔

قائد حزب اختلاف کے تقرر کے حوالے سے نکتہ اعتراض

وزیر قانون: سپیکر صاحب! آپکی وساطت سے میں رکن صوبائی اسمبلی کا حلف پڑھنا چاہتا ہوں جی۔ "میں صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا۔ صلاحیت اور وفاداری کو بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی میں اپنے فرائض وکارہائے منصبی اپنی ایمانداری اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کیساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق ہمیشہ پاکستان کی خود مختیاری سالمیت، استحکام، بہبود اور خوشحالی کی خاطر انجام دونگا" etc etc۔ اس حلف کی رو سے میں

سمجھتا ہوں کہ اخباری اطلاعات میں جو ہم نے پڑھا ہے کہ شہزادہ گستاسپ صاحب جو ہمارے دوست بھی ہیں اور ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرین بھی ہیں۔انکولیڈر آف دی اپوزیشن چنا گیا ہے جب تک۔۔

جناب خلیل عباس: نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔

وزیر قانون: اب تک مجھے ٹیبل پر ملا نہیں، میں نے ابھی تک نہیں دیکھا، لہذا میں اس اخباری بیان کے مطابق ان کو چیلنج کر سکتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر شہزادہ محمد گستاسپ خان ایوان میں داخل ہوئے)

(تالیاں)

وزیر قانون: سر!

Mr. Speaker: Order please, Jee Zafar Azam Sahib.

وزیر قانون: جناب سپیکر! Provincial Assembly of NWFP, Procedure and Conduct of Business Rules 1988, Chapter 1, Section 2 (L) میں قائد حزب اختلاف کی Definition ہے، تشریح ہے۔اس میں جو لکھا گیا ہے وہ میں حرفاً بحرفاً اردو میں پڑھ رہا ہوں تاکہ سارے ہاؤس کو سمجھ آسکے۔ قائد حزب اختلاف۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر قانون: اچھا بتائیں کیا کنسیجن ہے، بتادیں؟

Mr. Speaker: Order please. No cross talking at all, please address the Chair.

وزیر قانون: Okay Sir, قائد حزب اختلاف سے اسمبلی کا ایسا رکن مراد ہے جو سپیکر کی رائے میں فی الوقت ایوان میں حزب اختلاف کی سب سے بڑی جماعت ہو اور اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ شق ہذا کی طرف سے لفظ "جماعت" میں مختلف جماعتوں کا اتحاد شامل ہے۔ جناب والا! میں آپ کے علم میں یہ بات لانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ شہزادہ گستاسپ صاحب ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں اور وہ آئین اور قواعد کے متعلق بہت اچھی طرح جانتے ہیں، لہذا میں اسی حرف کے حوالے سے بھی اور وزیر قانون کی حیثیت سے یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ نہ تو اس رول میں ابہام ہے اور نہ اس رول کا کوئی اس طرح کا فیصلہ

ہمارے سامنے ہے جو اس کے ساتھ Contradict کر سکے۔ لہذا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ شہزادہ گستاسپ صاحب کے متعلق آج اخباری بیان جو میں نے پڑھا ہے۔۔۔۔۔۔

جناب خلیل عباس: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آڈر۔

وزیر قانون: نہیں سر۔

جناب خلیل عباس: خبره دا ده چې مونږه دا اخباري بیان نه دے ورکړے جی۔ د دې نوټیفیکیشن شوے دے جی۔

جناب سپیکر: خلیل عباس صاحب۔

(تالیاں)

وزیر قانون: میں آپ کے ساتھ نوٹیفکیشن پر نہیں لڑ رہا ہوں، میرے پاس نوٹیفکیشن نہیں ہے اور نہ میں نے ابھی تک دیکھا ہے۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔ پلیز۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پلیز، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

جناب انور کمال خان: جناب ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ آپ ہمیں ایک منٹ دیں۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر ایک Already کھڑے ہیں۔

جناب انور کمال خان: هسې صاحبه خبره اوږدؤو لګیا یو۔

وزیر قانون: آپ بیٹھیں۔ میں توہین کسی کی نہیں کر رہا ہوں، آپ آئین کی توہین کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! Please take your seat، آپ بیٹھیں، میں نے فلور ان کو دیا ہے، میں نے فلور ظفر اعظم صاحب کو دیا ہے۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب! میں پارلیمانی لیڈر، بزرگ اور بھائی سے گزارش کر رہا ہوں کہ یہاں اس اسمبلی میں بحث مباحثے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم ہاؤس کو Proper طریقے سے چلا سکیں اور اس کو صحیح لائن پر لائیں۔ اس میں چیئر کی، وزیر قانون کی اور شہزادہ گستاسپ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس میں اگر

حیثیت ہے تو اس اسمبلی کی ہے، اس جرگے کی ہے کہ اس کا وقار ہو (تالیاں) اور اس کو آگے لایا جائے، اور اس کے فیصلوں کی، صوبہ سرحد میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں مثال دی جائے، سر! میری سب سے پہلی Submission یہ ہے کہ اس Rule of Business میں پارلیمانی پارٹیوں میں سب سے بڑی پارٹی کے قائد حزب اختلاف کا ذکر کیا گیا ہے، یا Coalition کا۔ نمبر دو، جو بھی اپوزیشن لیڈر اس ہاؤس کو دیا جارہا ہے یا دیا جاتا ہے، اس پر پارلیمانی پارٹی کے لیڈروں کے دستخط ضروری ہوتے ہیں اور میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ نوٹیفکیشن کے ساتھ ساتھ جو انہوں نے Application دی ہوئی ہے جس پر سائن کئے جاچکے ہیں لیکن آپ ان کو بتائیں کہ اس پر Majority party کے کوئی سائن نہیں ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر! اب حد ہوگئی ہے۔

جناب انور کمال خان: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب عبدالاکبر خان: یہ حد ہے جی، یہ حد ہے جی۔

جناب انور کمال خان : سپیکر صاحب! ما ته به د يو منټ د پاره اجازت را کوئ، يو منټ، يو منټ، زه خبره کومه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو انہوں نے حد کردی ہے جی۔ یہ تو حد ہے چیئر پر۔۔۔۔

(شور)

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! آپ ہمیں ایک منٹ کی اجازت دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ تو آپ پر Vote of no confidence کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: پلیز، آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ ان کو سن لیں پہلے۔۔۔۔

(شور)

جناب انور کمال خان: مونږه د هغوی خبره واؤریده۔

جناب سپیکر: انور کمال خان! میں وزیر قانون کو پورا سننا چاہتا ہوں۔

جناب انور کمال خان: ما تہ د یو منټ اجازت را کوئ؟

جناب سپیکر: میں انکو پورا ٹائم دیتا ہوں، میں نے فلور ان کو دیا ہوا ہے۔ خدا کے لئے آپ بیٹھ جائیں جی۔

وزیر قانون: تھینک یو ویری مچ سر۔ جناب سپیکر، میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہوا ہے میری نظر میں غلط ہے، میری رائے پر قدغن کا کسی کو اختیار نہیں ہے۔ میں اپنے پوائنٹس چیئر کو دونگا، شاید میرے پوائنٹس درست ہوں اور ہاؤس کو Proper طریقے سے چلایا جاسکے سر، اگر میں حد کر رہا ہوں تو مجھے یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ میں کس کے متعلق حد کر رہا ہوں سر؟ ہماری بات یہ ہے کہ جس Base پر ہمارے معزز رکن نے مجھے نوٹیفکیشن تھمایا ہے اور جس Application پر آپ نے اسکا نوٹیفکیشن جاری کیا ہے وہی Application جو آپکو اپوزیشن کی طرف سے سائن ہو کر دی گئی ہے وہ آپ ہاؤس کے سامنے پیش کریں کہ اس پر کتنے دستخط انکے ہیں یا نہیں ہیں۔

(شور/ قطع کلامیاں)

جناب انور کمال: یو منټ ما تہ اجازت را کړئ۔

(شور/ قطع کلامیاں)

وزیر قانون: ٹھیک ہے چلیں میں ان کے ساتھ یہ مانتا ہوں کہ عبدالاکبر خان صاحب میرے سینیئر ہیں، میں یہ بھی مانتا ہوں کہ آپ ان کے اٹھنے پر اب بھی نوٹیفکیشن جاری کرلیں گے۔ اگر اس پر پارلیمانی لیڈروں کے دستخط نہیں ہیں تو پھر وہ Defective notification ہے۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: سر! اجازت را کړئ جی۔ مجھے ایک منٹ دیں جناب۔

جناب سپیکر: انور کمال خان! میں نے فلور ان کو دیا ہوا ہے، پلیز۔

جناب انور کمال خان: لیکن جناب! انہوں نے تو تقریر شروع کردی ہے۔

وزیر قانون: تقریر نہیں ہے۔ ہم نے Clear Cut آپ کو، جناب والا۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے۔ یہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کر رہے ہیں۔

وزیر قانون: نہیں، یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس کی وجہ سے میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں بات پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں دنیا کی پارلیمنٹری تاریخ میں۔۔۔۔۔

جناب انور کمال: جناب! صاحبه! تاسو ته ما دومره ریکویسټ اوکړو چې زه خالی یو دوه خبرې کول غواړمه۔

جناب سپیکر: نو وروستو اوکړه کنه بس۔

جناب انور کمال خان: نو صاحب ما تاسو ته یو ریکویسټ اوکړلو چې زه به یو خبره ورته اوکړمه۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order and decision there on ……

جناب سپیکر: زه عبدالاکبر خان ته فلور ورکومه۔

جناب انور کمال خان: نو تاسو زمونږ نه څه د عقل د خبرې توقع نه لرئ چې مونږ له فلور نه راکوئ؟

جناب سپیکر: د دې نه وروستو۔

Mr. Abdul Akbar Khan: A point of order shall relate to interpretation or enforcement of these rules or such Articles of the Constitution as regulate the Business of the Assembly shall confine to a question which is within the cognizance of the Speaker.

جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر اس چیز پر ہوتا جو سپیکر کی Cognizance میں ہو۔ ٹھیک ہے جناب سپیکر، یہاں پر جس رول کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ Leader of the opposition means the member who in the opinion of the speaker ,opinion of the speaker, Opinion of the Speaker means کہ سپیکر Opinion make کرے گا کہ کس کو لیڈر آف اپوزیشن بنانا ہے یا کون ہو سکتا ہے یا کون ہے یا کون نہیں ہے۔۔۔۔

(تالیاں/ قطع کلامیاں)

وزیر قانون: سر! یہاں پر میرا اختلاف ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں کھڑا ہوں جناب سپیکر۔

وزیر قانون: یہ Sentence کی غلط Interpretation کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، Interpretation چیئر کا کام ہے، وہ چیئر کا کام ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ اگر اس طرح کے پوائنٹ آف آرڈر جو Chair کی Decisions پر آتے ہوں میں اگر سپیکر ہوتا تو میں First time ہی اس کو Kill کر دیتا It does not constitute a point of order سپیکر کا Decision final ہوتا ہے۔ یہ نوٹیفکیشن جاری کر کے آپ نے Decision دیدیا ہے، Opinion دیدیا ہے۔ اب اس کے بعد اس پر Point of order raise کرنا، یہ تو Chair پر عدم اعتماد کا اظہار ہے یہ تو Chair (تالیاں) کے اس فیصلے پر عدم اعتماد کا اظہار ہے جناب سپیکر (تالیاں) یہ کیسے اٹھ کر Point of order constitute کرتے ہیں؟ میں تو جناب سپیکر، آپ سے گذارش کرونگا کہ اس پر مزید بحث کرنے کے بجائے اس کو Straight away kill کریں کیونکہ It does not constitute a point of order. Already a decision has been given, Opinion has been made. Decision has been given جناب سپیکر، اس کے بعد اس کو اٹھا کر وہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ That the Chair reverse his decision? Can the Chair now the decision has already been given. Thank you Sir.

جناب سپیکر: جی انور کمال خان۔

وزیر قانون: یہ جو بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ عدم اعتماد تو میں ان کو بار بار یہ کہہ رہا ہوں کہ میں اس کو۔۔۔

جناب سپیکر: جناب انور کمال خان! جناب انور کمال خان۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں۔ عبدالاکبر خان نے میرے خیال میں ایک بڑا قانونی اور اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ہم پہلے دن سے ہی سوچ رہے تھے کہ اس سے بیشتر جب DDAC کے حوالے سے جو بل یہاں پر پیش ہوا تھا اور آپ کی حکومت نے خود ڈپٹی سپیکر پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے اور یہ بھی ہمیں معلوم تھا (تالیاں) یہ بھی ہمیں معلوم تھا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے چناو میں بھی یہ آپ پر عدم اعتماد کا اظہار ضرور کریں گے۔ اسلئے میں نے وقت سے پہلے کہہ دیا تھا کہ ظفر اعظم خان خوشی کی کوئی بات آپ کو نہیں سنوائیں گے یہ ہم پہلے سے Smell کر چکے تھے۔ آپ

قانون کو ایک سائیڈ پر رکھ لیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم بھی قانون جانتے ہیں، آپ بھی قانون جانتے ہیں۔ اس وقت مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے ایک Rulingدے دی ہے۔ آپ نے اس کو Notify کر لیا ہے۔اب آپ نے اپنا فیصلہ، جیسے کہ انہوں نے کہا کہ آپ اپنا فیصلہ واپس نہیں لے سکتے اور جب آپ اپنا فیصلہ واپس نہیں لے سکتے تو ان کے پاس یہ اختیار ہے۔ ہم ان کو منع نہیں کر سکتے۔ آپ کے پاس اختیار ہے کہ کل آپ عدالت میں جائیں۔ کل آپ ان کی تقرری کو Challenge کریں آپ بخوشی جائیں۔ آپ اپنے لئے مشکلات پیدا کرتے ہیں ہم نے تو آپ کے حکم کے مطابق جب کہ دس مہینے یہاں پر گزر چکے ہیں، ہم اس اسمبلی کو بڑی خوش اسلوبی سے چلانے کی جو بھی کوشش کرتے رہے میرے خیال میں اس میں تمام اپوزیشن نے بڑا احسن کردار ادا کیا ہے اور یہ تقریباً کوئی پندرہ بیس دن پہلے یا ایک مہینہ پہلے جبکہ اکرام اللہ شاھد صاحب Acting Speaker تھے تو انہوں نے یہ خطوط لکھے تمام پارلیمانی لیڈران کو بشمول گستاسپ کو بھی وہ اسلئے کہ وہ بھی ایک گروپ کے پارلیمانی لیڈر ہیں اور آپ نے اسکو اس گروپ کا پارلیمانی لیڈر Accept کیا ہے اور اول سے آپ نے اسکو Accept کیا ہے۔ He has been notified اور اس کے باوجود جب بھی کبھی میٹنگز ہوتی رہی ہیں تو آپ نے ان کو مدعو کیا ہے-----

<u>مولانا محمد عصمت اللہ:</u> پوائنٹ آف آرڈر سر!

<u>جناب انور کمال خان:</u> اب جناب سپیکر، جہاں تک ایک منٹ عصمت اللہ خان آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جناب سپیکر! مجھے بات ختم کرنے دیں۔ جناب سپیکر! جیسے کہ انہوں نے فرمایا ہے آپ دیکھیں جناب آپ اپنے رولز آف بزنس کو دیکھیں کہ Leader of the opposition means the member who in the opinion of the Speaker, is for the time being the leader in the House of the largest party in opposition. یہ تصویر کا ایک رخ ہے لیکن اس کو آپ اس وقت استعمال کر سکتے ہیں جب Composition ایسی ہو کہ House میں دو Political parties ہوں اور وہ اپوزیشن میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ جب دو پولیٹکل پارٹیز ہونگی، دونوں اپوزیشن میں ہونگی تو آپ ان میں سے Largest political party کو Invite کریں گے For formation of leader of the opposition لیکن اس کے نیچے جو تصویر کا دوسرا رخ ہے وہ تو آپ کو یہ بتا بھی نہیں رہے ہیں۔ Explanatory clause آپ دیکھیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ The

کی یہ مثال ہے کہ party includes a coalition of parties. Coalition of parties
مسلم لیگ "ن" "ق" شیرپاؤ خان، اے این پی پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین تمام نے ملکر، آپ ہمارے حقوق تو نہیں چھین سکتے، آپ ہماری رائے تو ہم سے نہیں چھین سکتے آپ ضرور اعتراض کر سکتے ہیں لیکن جہاں پر Majority decision ہوگا ۔یہاں پر تو Majority decision بھی نہیں ہے یہاں پر تو Unanimous decision ہے۔ تو آپ لوگوں کو اس سے کیا تکلیف ہے کہ آپ اس کو چیلنج کر رہے ہیں؟ ہمیں تو یہ اندازہ تھا کہ آپ کے سینے اتنے بڑے ہونگے آپ بڑے بردبار ہونگے، یہ چھوٹی موٹی چیزیں، ہمیں اب افسوس ہو رہا ہے کہ گستاسپ جیسے لوگ ہم سے اٹھ کر وہاں چلے گئے ہیں۔ اب آپ کو خدا بچائے گا کہ گستاسپ اور عبدالاکبر ایک جگہ بیٹھ کر پھر ہم دیکھیں گے کہ آپ کیسے یہ چیز (تالیاں)
آپ خدارا ان چیزوں کو ذاتیات کی حد تک نہ لے جائیں۔ یہ ایک قانونی تقاضا تھا Constitutional requirement تھی کوئی انہونی بات نہیں ہوئی۔ اس سے پہلے بھی Independent اپوزیشن کے لیڈر رہے ہیں اور آج بھی آپ چاہے دس دفعہ کہیں ہم دس دفعہ پھر اعتماد گستاسپ پر ہی کریں گے (تالیاں)
ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ شکریہ جناب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب شہزادہ گستاسپ کو تمام پارلیمانی پارٹی کے لیڈرز اور پوری اپوزیشن نے اپنا لیڈر آف دی اپوزیشن چنا ہے جی۔ اب مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ گورنمنٹ کو اس میں کیا قباحت ہے کہ ہم ان کو اپنا لیڈر مان رہے ہیں، ہم ان کو اپنا ایک بڑا تسلیم کر رہے ہیں تو گورنمنٹ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے کہ وہ اس کو نہیں مان رہی ہے؟ جناب! دیکھیں جس طرح انور کمال نے کہا، ہمارے عبدالاکبر خان صاحب نے بھی پورے رولز کے حوالے دیئے۔ آپ دیکھیں کہ پنجاب میں 1977 میں سردارزادہ ظفر خان آزاد ممبر اپوزیشن کے لیڈر منتخب ہوئے، کسی نے اعتراض نہیں کیا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس سے پہلے بھی یعنی 1985 میں تو سب ممبرز آزاد تھے، لیکن ہم نے متفقہ طور پر اور آپ کے حکم کے مطابق، اگر آپ ہمیں Letters نہ لکھتے تو ہم اس چیز کو لا بھی نہیں رہے تھے۔ آپ نے خود ہمیں

Letters لکھے کہ اپنا اپوزیشن لیڈر منتخب کریں اور اس میں شہزادہ صاحب کو بھی آپ نے ایک پارٹی کا سربراہ تصور کیا تھا۔اور ہم سب نے ملکران پر اعتماد کیا ہے۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ معاملہ ختم ہو گیا ہے۔پارٹیز بتادیں ہمیں گستاسپ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: اب میں منسٹر صاحب سے یہی Request کرونگا کہ ایک حقیقت کو آپ مان لیں۔ہم حقیقت کو مانتے ہیں آپ بھی مان لیں۔شکریہ سر۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب!زما گزارش۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہماری مشترکہ اپوزیشن کی Request کو Honour کیا اور شہزادہ گستاسپ کے لئے قائد ایوان کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔

اراکین: حزب اختلاف کا۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: قائد حزب اختلاف کا، قائد حزب اختلاف کا، میں صرف گزارش (قہقہے/شور) شاید اچھا شگون ہو میں صرف یہ گزارش کروں گا کہ کل جناب اکرم درانی صاحب نے یہاں الیکشن لڑا تھا اور ہم میں سے کسی کو نہیں حق پہنچتا تھا اور نہ ہم نے اعتراض کیا۔ان کی پارٹی نے ان کو منتخب کیا تھا یہاں ہم سب اپوزیشن نے بیٹھ کر اپنے لیے ایک لیڈر چنا ہے تو اس میں ہمارے ان بھائیوں کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے اور یہ آئینی Requirement تھی، آپ کا حکم تھا ہمیں خطوط بھیجے گئے اسکی روشنی میں ہم نے بیٹھ کر Consensus سے Unanimously شہزادہ صاحب کا نام طے کیا اور آپ نے ان کا نوٹیفیکیشن کر دیا۔جیسے میرے معزز دوستوں نے کہا کہ آپ نے رولنگ دے دی ہے اب اس پر بحث کرنا یا یہ عدالت میں تو جا سکتے ہیں کسی اور فورم پر تو اٹھا سکتے ہیں لیکن یہاں اس پر مزید بات کی گنجائش نہیں ہے اور میں ساتھ ہی شہزادہ گستاسپ خان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ اس (تالیاں) ہاؤس کے قائد حزب اختلاف منتخب ہوئے اور میں ان سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان شاءاللہ تعالیٰ۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر۔آرڈر پلیز آرڈر۔

جناب مشتاق احمد غنی: اپوزیشن کی تمام جماعتوں کو ساتھ لیکر چلیں گے اور ہم جو پہلے اپنی بات کرتے رہے ہیں آج بھی اس کا اعادہ کرتے ہیں کہ صوبے کے مفادات کے لئے، صوبے کے عوام کے مفادات کے لئے پہلے بھی تعاون ہم نے کیا ہے آئندہ بھی کرینگے۔ لیکن کسی غلط کام کی ہم حمایت نہیں کرینگے۔ کسی غلط چیز کو ہم Endorse نہیں کرینگے اور اس اپوزیشن کے متحد ہونے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ ہم حکومت کو Right track پر لے آئیں۔ وہ جو غلطیاں کر رہے ہیں انکی نشاندہی کریں تاکہ وہ اپنی سمت درست کرلیں۔ تو ہماری طرف سے کوئی ایسی بات بھی نہیں ہے۔ سر، میری گزارش ہے کہ اس فیصلے کو آپ کھلے دل سے تسلیم کرلیں۔

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر!

جناب مختیار خان: وا سکتہ دے سم کرہ۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔

مولانا محمد عصمت اللہ: صرف اتنا عرض کرونگا جی، کہ میرے خیال میں۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ قہقہے نہیں لگانے چاہییں۔ اس ہاؤس کے Decorum کا خیال رکھنا چاہیے۔ پلیز، پلیز۔ It is an August House.

مولانا محمد عصمت اللہ: میرے خیال میں پارلیمانی تاریخ میں آپ جس وقت سے اس چیئر پر بیٹھے ہیں آپ نے اس چیئر سے ہمیشہ اس ہاؤس کو چلانے کے لئے جو انصاف سے کام لیا ہے تو وہ بین ثبوت ہے کہ آپ نے کبھی (تالیاں) حکومتی ارکان کو دیکھا ہے نہ کبھی اپوزیشن ارکان کو دیکھا ہے بلکہ ہمیشہ جو آپ سے چیئر تقاضا کرتی ہے انصاف کا عدل کا اور غیر جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے اور یہ آج اس کا منہ بولتا ایک بین ثبوت ہے (تالیاں) جہاں تک حکومتی ارکان کی طرف سے پوائنٹ اٹھانے کی بات ہے تو مجھے انتہائی حیرت اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عبدالاکبر خان صاحب نے جو سب سے سینئیر ہیں اور جنہیں

قانون دان ہم سمجھتے ہیں اور آئین سے واقف بھی ہم سمجھتے ہیں انہوں نے انگلش میں پڑھتے ہوئے بھی آدھا حصہ چھوڑ دیا اور یہ انہوں نے غیر قانونی قدم اٹھایا ہے۔ سپیکر کی رائے تو اس میں پہلے۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: کس نے اٹھایا ہے؟

مولانا محمد عصمت اللہ: آپ نے، آپ انگلش پڑھتے ہیں اور اس میں سپیکر کی رائے تو ہے لیکن آگے قانون جا کر مرید کاظم صاحب پر فٹ ہوتا ہے تو اس بات کو آپ نے چھپا لیا ہے جی۔ اپوزیشن کی سب سے بڑی جماعت (تالیاں) کا قائد کا کہاں ہے؟ یہ اردو میں ہے اس میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں تو گستاسپ صاحب کے قائد حزب اختلاف بننے پر خوشی ہے لیکن ساتھ ہی ہمیں مرید کاظم صاحب پر ضرور ترس آتا ہے جناب (تالیاں) ٹھیک ہے انکی حق تلفی ضرور ہوئی ہے (تالیاں) اگر ہمیں۔۔

سید مرید کاظم شاہ: آپ مہربانی کر کے ترس نہ کھائیں۔

جناب سپیکر: پلیز، پلیز مرید کاظم صاحب۔ پلیز، پلیز۔

(تالیاں)

مولانا محمد عصمت اللہ: پلیز شہزادہ گستاسپ صاحب میرے بھائی ہیں میرے علاقے کے ہیں، ہزارہ کے ہیں اور اس میں مجھے ضرور خوشی ہے لیکن جب میں ساتھ مشتاق احمد غنی صاحب کو دیکھتا ہوں تو مجھے ان پر بھی ترس ضرور آتا ہے جناب کیونکہ ابھی تک وہ قائد رہا ہے (تالیاں) اگر ایک طرف میں ان کو دیکھتا ہوں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please order.

مولانا محمد عصمت اللہ: تو ساتھ قلندر لودھی صاحب پر بھی ترس ضرور آتا ہے کیونکہ قائد ایوان کیلئے تو انکو نامزد کیا گیا تھا لیکن اب جب قائد حزب اختلاف کی بات آئی تو وہ قطعی بات ہے کہ انکو دھکے دیکر پیچھے دھکیل دیا گیا جناب سپیکر (تالیاں) میں یہ بات آپ سے ذرا ادب کیساتھ عرض کرتا ہوں، میں اب پارلیمانی لیڈران کے چہروں کو دیکھتا ہوں تو مجھے اداس سے نظر آتے ہیں لیکن جب انہوں نے۔۔۔۔

جناب انور کمال خان: صاحب انکی صحت پر بہت برا اثر پڑیگا آپ انہیں اداس نہ کریں۔

جناب سپیکر: سنیں، سنیں آپ دل گردہ بڑا رکھیں جی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: بلکہ یہاں پر بعض جو پارلیمانی لیڈران تھے انہوں نے تو آج یہاں پر آنا بھی برداشت نہیں کیا جناب سپیکر، اچھا تو جناب سپیکر، یہ ہاؤس ہے اور یہاں پر جو بھی آئے آپ کا حکم، چیئر کا حکم یہ تو ہم سب نے ابھی تک مانا ہے اور مانیں گے لیکن جہاں تک قانون کی بات ہے تو یہ ہاؤس قانون کا ہے، رولز پر چل رہا ہے اس کی نشاندہی سے آپ کی چیئر کی توہین نہیں ہے یہ آپ کی چیئر کی عزت ہے۔

جناب سپیکر: یہ Assistance ہے۔ Assistance ہے۔ مدد ہے، تعاون ہے۔

مولانا محمد عصمت اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ صحیح بات ہے کہ چیئر عقل کل نہیں ہوتی، Definitely جب ایسا مسئلہ آتا ہے تو ایوان کے ایک طرف اور دوسری طرف کے اراکین کی رائے سنتا ہے اور اس کے بعد وہ ایک نتیجے پر پہنچتا ہے لیکن جناب سپیکر، جب ایک دفعہ نتیجے پر پہنچے اور ایک فیصلہ چیئر کرے تو اس کو دوبارہ اوپن کرنا میرے خیال میں غلط روایت ہوگی۔ کل آپ چھوٹے چھوٹے Decision لینگے۔ ٹھیک ہے ہم بھی بعض اوقات آپ کے فیصلے سے اتفاق نہیں کرینگے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم آپ پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، مولانا صاحب نے شاید بعد کا جو Sentence ہے اس کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن اس سے پہلے جو Sentence ہے اس کو نہیں دیکھا۔ جناب سپیکر، آپ اسی رولز کے جو Main rule ہے Two اس کی Definition کو دیکھیں اس میں نمبر ون ہے کہ In these rules unless the context other wise required, this is the most important thing. وہ اس لیے جناب سپیکر، کہ دنیا کے ہر آئین اور ہر قانون میں ایسی لچک ہونی چاہیے کہ اگر حالات کے مطابق کوئی ایسا وقت آئے کہ چیئر کو فیصلہ دوسری طرح کرنا پڑے یا جو آئین کے مطابق نہ ہو اور قانون کے۔۔۔۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! اگر وہ حالات کی وضاحت کرلیں تو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں میں۔۔۔۔

مولانا محمد عصمت اللہ: حالات کی اگر وضاحت کردیں کہ کیا مجبوری تھی؟

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): انہوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ ہم نے رول کو وہ کر کے Other wise فیصلہ دے دیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں نہیں۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔ عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! Context otherwise کا مطلب دوسرا ہے جناب سپیکر، میں ایک مثال دیتا ہوں اس رول کے مطابق جس طرح یہ Quote کر رہے ہیں اگر کل اس ہاؤس میں چالیس ممبران Independent کامیاب ہوتے ہیں اور کسی دوسری پارٹی کا سوائے گورنمنٹ پارٹی کا کوئی ممبر نہ ہو تو پھر چیئر کیا کرے گی؟ پھر اس وقت جو سپیکر ہو گا تو وہ کیا کریگا؟ اس لیے تو انہوں نے Context otherwise رکھا۔ یہ لفظ کہ اگر ایسے حالات پیش آئیں مثال کے طور پر سب پارلیمانی پارٹیز نے کہا کہ ہم ایک Independent کو اپنا لیڈر مانتے ہیں ہم اپوزیشن میں ہیں یہ ہمارا اختیار ہے کہ ہم لیڈر چنیں۔ جس طرح گورنمنٹ پارٹی کا اختیار ہے کہ وہ لیڈر آف دی ہاؤس چنے اسی طرح ہمارا اختیار ہے۔ یہ اختیار ہم سب سے کوئی کس قانون کے تحت لے رہا ہے؟ کس قانون کے تحت وہ ہم سے یہ اختیار لے رہا ہے کہ آپ نہیں کر سکتے، اپنے لیڈر کا انتخاب نہیں کر سکتے جناب سپیکر، یہ ہمارا حق ہے اور یہ جو Otherwise required کا لکھا گیا ہے وہ اسی لیے لکھا گیا ہے کہ اگر حالات اس طرح پیدا ہوں جسطرح ابھی پیدا ہوئے جب سب 54 کے 54 ارکان نے کہا کہ شہزادہ گستاسپ ہمارا لیڈر ہو گا تو پھر کوئی کیا کرے گا؟ یہ Otherwise required ہے کہ وہ Opinion بنائے گا کہ جی 54 آدمیوں نے جو سارے حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے مجھے ایک آدمی کا نام دیا ہے کہ He should be leader of the opposition تو چیئر نے Opinion بنالی۔ چیئر نے Notification کر دیا تو معاملہ ختم ہو گیا۔ جناب سپیکر، میرے خیال میں میں ریکویسٹ کرونگا کہ ایسے پوائنٹ آف آرڈر پر آپ رولنگ بھی نہ دیں۔ اگر آپ نے ایسے پوائنٹ آف آرڈر کو ایڈمٹ کر کے رولنگ کے لئے رکھا تو یہ آئندہ کے لئے بڑا مشکل ہو جائے گا۔ Thank you janab Speaker۔

وزیر قانون: سر! وہ جو آزاد کی بات کر رہے ہیں۔ آزاد تو نہیں ہیں یہاں پر تو تین چار پارٹیاں موجود ہیں، پولٹیکل پارٹیز موجود ہیں تو پھر تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پارٹیوں کو اپنے حقوق سے محروم رکھا گیا ہے جو Majority party۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر قانون: ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن بات دراصل یہ ہے یہاں رول کی بات ہو رہی ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ رول میں یہ لکھا ہوا ہے کہ لیڈر Majority party سے ہو۔ majority party کو اس سے محروم نہ کیا جائے اسی طرح Presciently باہر سے کوئی بندہ آجائے پھر تو اس کو بھی ہم یہاں لیڈر آف دی اپوزیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اگر وہ اپنا Right surrender کریں تو پھر؟

وزیر قانون: میری ایک عرض ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر وہ اپنا Right surrender کریں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: میں ان کو یہ بتاؤں کہ رول کی خلاف ورزی ہوئی ہے یا نہیں۔ میں تو یہی بات کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر پارٹی کی بات ہے اور نہ Collision of the party کی بات ہے Independent کی بات اسمیں نہیں ہے اور یہی جملہ میں آپ کو پیش کر رہا ہوں اور ہمارے سابقہ لوگوں نے اس کو چیلنج کیا ہوا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

مولانا محمد عصمت اللہ: اگر شہزادہ گستاسپ صاحب سب سے بڑی پارلیمانی پارٹی میں شمولیت اختیار کرلیں تو بات متفقہ ہو جائے گی (تالیاں) یہ شمولیت کرنے سے کیوں گھبراتے ہیں جناب؟ ہمارا مشورہ ہے تاکہ یہ لیڈر آف دی اپوزیشن۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہم ان کو شمولیت کے بغیر ہی مانتے ہیں۔

جناب شاہ راز خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب کومه خبرې ته چې ظفراعظم صاحب اشاره اوکړه نو هغوی پخپلو خبرو کښې اووئیل چې، هغه وزیرقانون دے نو ظاهره ده چې دا د هغوی ذمه داری ده چې د هاؤس د قاعدے او قانون مطابق په چلولو کښې د سپیکر صاحب امداد اوکړی۔ هغه ته

یو ځیز دا سې ښکاریدو چې هغوې باندې بوجھ وو ما په ذہن په خمیر، چې دا د قاعدے او د قانون خلاف ورزی ده۔ هغوی د سپیکر صاحب حیثیت نه دے چیلنج کړے۔ دلته خبره راغله چې د سپیکر صاحب حیثیت چلینج کړے۔ دلته خبره راغله چې سپیکر صاحب حیثیت چیلنج شوه (تالیاں) دهغه فیصله نه ده چیلنج شوې هغوې دا اووئیل چې ما نوټیفکشن نه دے مطالعه کړې زه د نوټیفکیشن په بنیاد خبره نه کوم۔ زه د اخباری اطلاع په بنیاد خبره کوم او ما ته دا درست او صحیح نه ښکاری بله خبره دلته راغله چې د ډپټی سپیکرصاحب هم توهین شوے دے ځکه چې هغه د یوې کمیټئ مشر وو۔ هغه د کومې کمیټئ چې مشر وو پخپله باندې هغه آن دی فلور آف دی هاؤس اووئیل چې دا کوم رپورټ چې ما پیش کړے دے دا تاسو بلې کمیټئ ته وړاندې کړئ، هغه ته تاسو Refer کړئ چې د دې نقائص لرې شی نو هغوی باندې هم د عدم اعتماد اظهار نه دے شوے۔ څو پورې چې د شهزاده گستاسپ خان صاحب خبره وه زمونږه ورور دے ،زمونږه مشر دے او زما په خیال چې کوم Decent خلق په دې اسمبلئ کښې موجود دی په هغې کښې د هغوې شمار دے۔ زمونږ د ټولو په زړه کښې د هغه احترام دے ، د هغه قدر دے ، مونږه هغه ته مباکباد ورکوؤ او ان شاء الله زمونږه دا توقع ده چې د هغه بهتر صلاحیت، د هغه ښه تجربه هغه به د ایوان د ښه چلولو د (تالیاں) پاره د بهتر کارکردگئ د پاره به ان شاء الله په کار باندې راځی۔

قائد حزب اختلاف کے تقرر کے حوالے سے جناب سپیکر کی رولنگ

جناب سپیکر: معزز اراکین صوبائی اسمبلی! مجھے مورخہ 20 ستمبر 2003 کو اس معزز ایوان کی پانچ پارلیمانی پارٹیوں کی جانب سے ایک مشترکہ مراسلہ ملا ہے جس پر پی پی پی (پارلیمنٹیرین) کی جانب سے عبدالاکبر خان صاحب، مسلم لیگ (ق) کی جانب سے جناب مشتاق احمد غنی صاحب، اے این پی کی جانب سے جناب بشیر احمد بلور صاحب، پی پی پی (شیر پاؤ گروپ) کی جانب سے جناب سکندر خان شیر پاؤ صاحب اور مسلم لیگ (ن)۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سکندر خان شیر پاؤ صاحب پارلیمانی لیڈر نہیں ہیں اس پارٹی کے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔۔

وزیر قانون: پارلیمانی لیڈر جو ہیں وہ مرید کاظم ہیں۔

سید مرید کاظم شاہ: سر! میں وضاحت کرتا ہوں۔

وزیر قانون: سر! یہی تو میں بات کرنا چاہتا تھا کہ جو پارٹی آجائے وہ سامنے اسی پر نوٹیفکیشن۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہے کہ چیئر سے Announcement ہو رہی ہو اور آپ لوگ پوائنٹ آف آرڈر کریں (تالیاں) اور مسلم لیگ (ن) کی جانب سے جناب انور کمال خان صاحب کے دستخط ہیں۔ تمام پارلیمانی پارٹیوں نے ایوان کی داخلی کارروائی کیلئے باہمی اتحاد کر کے ایک مشترکہ حزب اختلاف قائم کی ہے جس کیلئے مروجہ قواعد کے ذیلی قاعدے (1) قاعدہ 2 کی شق میں فراہمی موجود ہے۔ مشترکہ حزب اختلاف نے شہزادہ محمد گستاسپ خان کو اپنا قائد مقرر کیا ہے۔ لہذا آج سے شہزادہ محمد گستاسپ صاحب اس ایوان میں پارلیمانی امور کیلئے مشترکہ حزب اختلاف کے قائد ہونگے (تالیاں) اس سلسلے میں باقاعدہ نوٹیفکیشن کل 22.9.2003 کو جاری کیا جاچکا ہے میں نے صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو ہدایت کی ہے کہ صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ ممبران کے اعزازیہ اور الاؤنسز ایکٹ مجریہ 1974 کے تحت مراعات آنجناب کو فراہم کی جائیں۔ جی مرید کاظم صاحب۔

مولانا محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! آپ کی اس واضح رولنگ کے بعد میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا عصمت اللہ صاحب۔

رسمی کارروائی

مولانا محمد عصمت اللہ: میں جناب شہزادہ گستاسپ خان کو متفقہ طور پر قائد حزب اختلاف منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان سے امید کرتا ہوں کہ وہ ایک تجربہ کار ذمہ دار، موروثی سیاست کے حامل شہزادے ہیں۔ تو میرے خیال میں انکے قائد حزب اختلاف بننے سے اس صوبے کی موجودہ حکومت کے لئے، اس صوبے کے مفاد میں جو بھی بات آئے گی تو میری ان سے یہ امید وابستہ ہے کہ انشاءاللہ العزیز وہ اسمیں کمی نہیں چھوڑیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: گو کہ میں پھر بھی قواعد کی خلاف ورزی پر اپنے مؤقف پر قائم ہوں لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے لئے پھر راستہ ہے نا۔

وزیر قانون: لیکن آپکی رولنگ کو فائنل سمجھتے ہوئے چیئر کی اناؤنسمنٹ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور شہزادہ گستاسپ صاحب کو اپوزیشن لیڈر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں (تالیاں) اور یہ توقع رکھونگا اپنی اس Scattered opposition سے کہ کل، Scattered opposition سے۔۔۔۔

Mr. Mushtaq Ahmad Ghani: United opposition .

جناب سپیکر: جی، جی۔۔

وزیر قانون: سر! مجھے بات کرنی تھی لیکن مشتاق غنی صاحب ہر روز میرے ساتھ* + + + + کرتے ہیں جی۔ سر! میں آپ کی توجہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The words * + + + + are omitted from the record.
Minister for Law: I am sorry sir, (Laughter)

میں آپ کی وساطت سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے آج متفقہ اسکا مظاہرہ کیا تو کل کو ایسا نہ ہو کہ اس ہاؤس میں ایسے Issues آجائیں جو ان کی پارٹیوں کے درمیان interest clashes ہوں اور اپوزیشن کو پھر انہیں اتارنا پڑے اور پھر انہیں دوسرا اپوزیشن لیڈر ڈھونڈنا پڑے تو میں ان سے یہ توقع رکھونگا کہ جتنا بھی ان سے ہو سکے، اور جتنا ہم سے ہو سکے، ہم شہزادہ گستاسپ صاحب کے ساتھ ہونگے اور گستاسپ صاحب ہمارے ساتھ ہونگے۔Thank you very much۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نظام الدین صاحب د دې سره متعلق خبره د ه؟

مولانا نظام الدین: نه جی بله یو وړه خبره د ه۔

جناب سپیکر: نه، بیا د رله ټائم د رکوم چې دا Issue ختمه شي۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں مشکور ہوں ظفر اعظم صاحب کا اور حکومت کا کہ آخر انہوں نے وہ بات مان لی جو چیئر فیصلہ کی تھی اور میں چیئر کی وساطت سے شہزادہ گستاسپ صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ آج سے حزب اختلاف کے تمام اراکین کے اعتماد سے لیڈر آف دی اپوزیشن بنے ہیں اور ان کو یہ مبارکباد دی بھی دیتا ہوں کہ وہ آج سے میرے سیٹ پر براجمان ہو گئے ہیں قبضہ کر لیا ہے اور مجھے (قہقہہ) اور مجھے ہٹا دیا ہے اس طرف لیکن جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: سب سے زیادہ فائدہ تو افتخار جھگڑا کو ہوا ہے۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، ان کو نقصان ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کہ آپ سے تو جان چھوٹ گئی۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں یہ تو ہے۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ ہر اپوزیشن کا یہ بنیادی حق ہوتا ہے کہ چونکہ وہ اپوزیشن میں ہوتے ہیں اور یہ جمہوریت کا ایک طریقہ ہے کہ ایک طرف حکومت ہوتی ہے اور ایک طرف اپوزیشن ہوتی ہے۔ اور پھر جب حکومت بھی اپنے لئے قائد منتخب کرتی ہے اور جس طرح چیف منسٹر کو قائد ایوان بھی کہتے ہیں تو پھر انہوں نے اپنے لئے ایک قائد منتخب کیا ہے۔ اسی طرح حزب اختلاف کی جماعتوں کا اور ممبران کا ایک آئینی اور جمہوری حق ہے کہ وہ اپنے میں سے کسی کو حزب اختلاف کا قائد چنیں اور ہم سب نے، یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حزب اختلاف میں کوئی بھی ایسا ممبر باقی نہیں رہا کہ اس کا شہزادہ گستاسپ پر اعتماد نہ ہو اور میرے خیال میں یہ ایک انتہائی اچھی روایت ہے کہ سب اپوزیشن نے متفقہ طور پر ان کو قائد حزب اختلاف منتخب کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کی قیادت میں حزب اختلاف دن دگنی، رات چوگنی ترقی کرے گی۔ Thank you janab Speaker

جناب فرید خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی د دې سره متعلق خبره ده۔

جناب فرید خان: جی۔

جناب سپیکر: جی فرید خان صاحب۔

جناب فرید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب! میں اپوزیشن کے اس فیصلے کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور محترم جناب گستاسپ خان صاحب کو اپوزیشن لیڈر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ گزشتہ تقریباً ایک سال سے جو اپوزیشن اپنے اصل راستے سے ہٹ کر

مختلف پگڈنڈیوں پر چل پڑی تھی۔ امید رکھتا ہوں کہ گستاسپ خان صاحب اپوزیشن کو اپنے اصل ٹریک پر لائیں گے اور اس اسمبلی کے تقدس کو بحال رکھنا اپنا فرض اولین سمجھیں گے۔ میں ایک دفعہ پھر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، مختیار علی۔

جناب مختیار علی: شکریه جی، سپیکر صاحب! زه د خپل طرف نه شهزاده گستاسپ صاحب ته د اپوزیشن لیډر په منتخب کیدو مبارکباد ورکوم اؤ بیا ډیر په افسوس سره دا وایم چې زه نه پوهیږم چې دا گورنمنټ بنچز نن ولې داسې دتذبذب شکار دے۔

جناب سپیکر: خبره ختمه ده هغوی Welcome کړے دے۔

جناب مختیار علی: زه دا ویم چې Specially عصمت الله صاحب اؤ ظفر اعظم صاحب خو پاسیدو خو دا شکر دے چې لکه د گرگټ په شان ئے رنگ ډیر زر بدل کړو اؤ واپس ئے زمونږ دا اومنله نو زه د دوئ هم ډیره زیاته شکریه ادا کوم خو دا یو خبره زه کوم چې نن نه داسې ښکاری د نن نه ما ته داسې محسوسیږی چې دوئ دا د کوم تذبذب شکار شو نو دا نن چې عصمت الله صاحب کوم واسکټ اچولې دے نو ما ته داسې ښکاری چې کیدے شی چې سباله کیدے شی چې دے کبنې یو مولانا صاحب نه وی اؤ بله ورخ هم دا عصمت الله مولانا صاحب وزیر وی نو زه دا ویم چې دا هم پکار ده گنی مونږ دا وئیلے شو جی ډیره مهربانی۔

جناب مظفر سید: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ مونږه د چیئر شکریه ادا کوؤ چې دومره Impartial او دومره په حقائقو مبنی رولنگ هغوې ورکړے دے، مونږ دهغوې د رولنگ قدر کوؤ او د اپوزیشن څومره ممبران حضرات چې دی دهغوې هم شکریه ادا کوؤ حقیقت دا دے چې هغوې یو داسې شخصیت چناؤ کړیدے چې هغه د بهترین صلاحیتونو مالک دے نو مونږه هغه ته مبارکباد ورکوؤ۔ البته دا عبدالاکبرخان صاحب چې موجود دې نو ما به ترے

گله کړے وے چې جهگړا صاحب له دومره تکلیف ولې ورکړے دے ؟دا حق د جهگړا صاحب هلته د ناسے وو او دا سیټ د عبدالاکبر خان صاحب دے نو زه دا مطالبه کوم چې عبدالاکبر خان صاحب دے د سیټ له لاراشی۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: خالد وقار چمکنی صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: شکریه سپیکر صاحب۔ زه شهزاده گستاسپ خان ته په لیډر آف اپوزیشن جوړیدو باندې مبارکباد ورکوم۔ مابیگاه هم دا خبره کړیده چې دا یو ډیر Decent انسان دے ،ټول ملگری قابل احترم دی خو دوئ چونکه زوړ پارلیمنټیرین پاتې شوې دی او هر څه نه واقف دی۔نو زه یقین لرمه چې دوئ به خپلې ذمه داریانے احسن طریقے سره نبهاوئ،آؤ چې کومه ډیوټی د لیډر آف اپوزیشن جوړیږی نو هغې کښې به دوئ صحیح کردار ادا کوی اؤ د دې اسمبلئ چې کوم وقار اؤ عظمت دے جی هغه به ان شاء الله بحال ساتی۔ مهربانی۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مولانا مجاہد صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: زه د خپل طرف نه اول خو مختیار خان ته وایمه چې دا تا غلط کار اوکړو چې تاورته مبارکی ورکړه تا خو پیش کړ دے ،مبارکی به مونږ ورکوؤ۔چې زمونږه او ستاسو به خبر هم اخلی (تالیاں) نو زه گستاسپ صاحب ته سلام هم کوم،اؤ شکریه ئی هم ادا کوم اؤ مبارکبادی هم ورکوم جی۔

جناب سپیکر: جی،عبدالماجد خان صاحب۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب!یو دوه منټه را کړئ۔

جناب عبدالماجد: زه شهزاده صاحب ته مبارکبادی ورکوم۔

جناب سپیکر: دا مائیک آن کړه۔

جناب عبدالماجد: اؤ چونکه دا یو ډیر منجھا ہوا سیاستدان دے۔د ده لب ولہجه چې کوم ده هغه هم ډیره ښه ده۔زمونږ دا تسلی اؤ یقین دے چې دے به دا ہاؤس دا پوزیشن د لیډر په حثیت سره ډیر په ښه طریقه باندې اوچلوی۔والسلام۔

جناب سپیکر: جی قاضی محمد اسد خان صاحب۔

قاضی محمد اسد: Thank you Mr. Speakerابھی ہمارے ایک معزز رکن نے یہ کہا ہے کہ تقریباً ایک سال سے، جو عرصہ گزرا ہے اپوزیشن پگڈنڈیوں پر چل پڑی تھی تو میں اپنے دوست کو اور آپ کی وساطت سے تمام ہاؤس کو یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ جب قائد ایوان کا الیکشن ہوا تھا تو شہزادہ صاحب نے اس وقت قائد ایوان کے حق میں ووٹ ڈالا تھااور یہ آپ لوگوں کے لئے Eye openہونا چاہئے۔حکومت کے لئے Eye openہونا چاہئے کہ جو ساتھی کل آپ کے ساتھ تھے وہ آپ سے جدا ہو رہے ہیں۔شاید پگڈنڈیوں پر تو آپ چل پڑے تھے۔Mainراستہ چھوڑ کر اپنے دوستوں کو (تالیاں) تو ابھی بھی میں سمجھتا ہوں کہ اپنی روش کو ٹھیک کرنا چاہئے۔

مولانا محمد عصمت اللہ: پوائنٹ آف آرڈر جی۔مرکز میں تو یہ لوگ بھی آپس میں جدا ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نظام الدین صاحب۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب!اجازت دے جی۔زه دهغه نه مخکښې د دې خبرې متعلق خبره کومه۔

جناب سپیکر: د دې خبرې متعلق؟

جناب نادر شاہ: اؤ جی۔

جناب سپیکر: چې څه۔

جناب نادر شاہ: دا زمونږه بعضے ملگری چونکه۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا نظام الدین صاحب!تاسو لږ تشریف کیږدئ۔

جناب نادر شاہ: زمونږه وزیر قانون صاحب چونکه یو د قانونی خبرې وضاحت کړے دے نو دهغوې دا مطلب نه وو چې گنی په سپیکر باندې هغوې یا مطلب دا دے دهغوې په چیئر باندې دهغوې اعتماد نه وو اؤ یا ئے شهزاده گستاسپ چې کوم

دے دھغوي خوښ نه وو۔خو ليکن يو قانوني خبري اؤ د يو آئيني خبره هغوي وضاحت کړے دے او دے کښې څه قباحت نشته اؤ نه دا د حکومت څه وروسته والي دے نو مونږه دخپل طرف نه شهزاده صاحب ته د اپوزيشن په ليډرئ باندې چي کوم مبارکبادي ورکوؤ اؤ ستاسو مونږه ډير شکريه ادا کوؤ چي تاسو خپله خبره دهغوي په حق کښې کړې ده شکريه۔

مولانانظام الدین: جناب سپيکر صاحب، ما ته لږه موقع را کړئ جی۔

جناب سپیکر: د دې۔۔۔

مولانانظام الدین: د دې متعلق هم خبره کوم جی اؤ بيا به۔۔۔

جناب سپیکر: خه د دې، مولانا نظام الدين صاحب۔

مولانانظام الدین: جی، د ټولونه اول خو زه ګستاسپ صاحب ته مبارکباد ورکومه اؤ هغه خبره که هغه د اپوزيشن د طرف وی اؤ که د هر طرف چي وی نو دهغې به هم خير مقدم کوؤ اؤ دا مونږ نه Mind کوؤ۔نو په دې باندې مونږ څه ګهبراؤ نه يو يابلکه د هغوي د ښکلي اخلاق نه مونږ متاثره يو نو که دوئ زمونږ رهنمائی کوی اؤ مونږ ته حقه خبره کوی نو دا زمونږ د پاره د خوش قسمتئ خبره ده۔د دې نه علاوه زما يو څو مختصر معروضات دی۔زمونږه،پرون اخبار کښې راغلي دی چي د سوات ځنګلات مکمل تباه شو اؤ هغې سره د محکمه جنګلات افسران اؤ ډی ايف او هغوي سره ملاؤ دی اؤ بالکل ښر ميدانونه ترے جوړ شو۔نو زما درخواست دے چي زمونږه وزير صاحب دلته موجود دې د دې هغه باقاعده تحقيقات اوکړی او دغه عمله د برطرف کړی۔که هغوي باندې دا جرم ثابت شی۔اؤ دريمه خبره دا چي نن اخباراتو کښې راغلي دی چي پرون مردان کښې چي کومه واقعه شوې ده نو هغې کښې عوامو څه احتجاج کړے وو۔بيا زمونږه معزز ممبران راغلي وو اؤ هغه عوام به ئے رکاوول،خو پوليس دهغوي سره ډير ناروا سلوک کړے دے۔اؤ اخبار کښې دا هم راغلي دی چي هغوي د اسلامی شعائرو هتک کړيدے ،بے عزتی کړيده۔نو د دې د هم تحقيقات اوشی اؤ ددغه پوليس افسرانو يا د دغه پوليس خلاف د سخت تاديبی کارروائی اوکړے شی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب گور سرن لال: جناب سپیکر صاحب، سر۔

جناب سپیکر: دا بیمار دے امان اللہ حقانی صاحب،زما خیال دہ تہ فلو ورکول پکار دی۔اؤ۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکرا! دا نظام الدین صاحب چې کومې واقعے تہ اشارہ اوکړہ نو د مردان چې کوم زمونږ ایم پی اے صاحبان ملگری دی هغوې مونږ سرہ رابطہ کړې دہ۔واقعی،چې چا احتجاج کولو هغہ صحیح وو صحیح نہ وو دا ځان لہ یو خبرہ دہ۔خو هغہ ملگری چې راغلې وو صرف دے د پارہ ورغلې وو چې دا خلق منتشر کړی۔هلتہ بیا پولیس هغوې راخکلی دی ایم پی اے صاحبان د هغوې ئی ډیر غټہ بے عزتی کړې دہ۔اؤ هغہ ملگرو چې تر ځو پورے دا پولیس عملہ چې کوم پہ کښې ملوث دی۔معطل شوې نہ وی،نو مونږ دا سمبلئ اجلاس تہ هم نہ راځو۔نو جناب سپیکر صاحب، هغہ ملگرو سرہ ډیر غټ زیاتے شوې دے لهذا د هغہ پولیس عملے خلاف د کارروائی اوشی۔

جناب سپیکر: جی۔گور سرن لال صاحب۔

جناب گور سرن لال: تھینک یو سپیکر صاحب۔میں تمام اقلیت صوبہ سرحد کی طرف سے شہزادہ صاحب کو قائد حزب اختلاف مقرر ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ مثبت سوچ لیکر اپوزیشن کو آگے بڑھائیں گے۔تو میری طرف سے اور میری پوری اقلیتی برادری کی طرف ان کو بہت بہت مبارکباد قبول ہو۔

جناب سپیکر: جناب افتخار احمد خان جھگڑا صاحب۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: مہربانی۔سب سے پہلے تو شہزادہ صاحب کو مبارکباد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکر دا دے چې د دې ځائے نہ لاړے نو خلہ خو دے لږہ کھلاؤ کړہ۔

(قہقہے)

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: هلتہ زہ خو هغہ خبرې تہ هم نہ پریخودمہ جی۔ خو اوس دا تاسو تہ د خدائے خیر کوی چې دوہ درتہ یو ځائے شو۔ آو آخرہ کښې بہ مو هم زہ

پکاریږم. نو زه ډیره ستاسو شکریه هم ادا کومه او شهزاده صاحب ته مبارکبادی هم ورکوؤ جی. آو د اپوزیشن ټولو رونړو اتفاق سره یو قدم اغستې دے آو د ټریژری بنچز د رونړو هم شکریه ادا کوؤ چې هغوې کوم د جذباتو اظهار اوکړو که کم منسټر صاحب څه وئیلی هم وی نو هغه یو قانونی حق دے. هغه ادا کړے دے. خپل مرضی به ئے وی ګو که هاؤس کښې یو ځل تاسو فیصله اوکړه د هغې نه پس څه پکار نه وو. خو دا خبرې پکار دے چې هلته کښې شوې وے یا چرته پارلیمنټری میټنګ کښې شوې وے یا بل ځائے کښې حل شوې وے. فلور آف دی هاؤس باندې دا شئ ړومبی ځل مونږه اوکتو په دومره اسمبلو کښې ، خو چونکه تاسو په فیصله کړې ده نو ټوله اسمبلی د دې پابنده ده آو دغه شان زمونږه خو خیال دے که اکثریت یو فیصله اوکړی چې دا لیډر آف دی هاؤس دے نو هغه لیډر آف دی هاؤس هم وی ، چیف منټسر هم وی او که صبا له حالات بد شوې هم وی، څو ځله مونږه اسمبلی کتلے دی ، چیف منسټران بیا دیخوا ناست دی او دیخوا خلق اخوا ناست وی نو که یو ممبر اسمبلی لیډر آف هاؤس جوړے دے شی زما په خیال هغه لیډر آف دی اپوزیشن هم جوړیدے شی. دے کښې څه دومره پیچیده خبره هم نشته دے نه عدالتی خبره شته او نه په دې باندې زړه بدول پکار دی. نو زما په خیال باندې زه به ستاسو د ټولو نه زیاته شکریه ادا کوم. چې تاسو دا فیصله یو ډیر احسن طریقے سره اوکړه. آو د ټولو رونړو دلته کښې چې څومره ناست دی ، ځکه دا د جمهوریت یو حصه ده او هغه حل شوه.

جناب سپیکر: شاد محمد خان.

(تالیاں)

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر. نن په دې خوشئی کښې ټول هاؤس ډیر خوشحال دے. شهزاده صاحب د هغه کښې. نو لږ غوندې د چایو هغه اوکړئ چې فریش شی چې بیا درته راشو.

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب! د دې نه روستو.

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ قابل احترام سپیکر صاحب و معزز اراکین اسمبلی! گزشتہ آٹھ نو مہینوں سے اس اسمبلی کے اندر جو ماحول رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بجا طور پر اس پر فخر کرتے ہیں اور یہ بات بالکل عیاں ہے کہ کوئی بھی اسمبلی، اور کوئی بھی حکومت اپوزیشن کے بغیر نہیں چل سکتی، اور جس معاشرے میں اور جس حکومت میں اپوزیشن نہ ہو یا حکومت کے اندر اپوزیشن برداشت کرنے کی صلاحیت نہ ہو، وہ جمہوریت کہلانے کی مستحق نہیں بلکہ وہ آمریت اور ڈکٹیٹر شپ ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ کاروبار حکومت چلانے کے لئے جہاں ایک اچھی حکومت، فعال حکومت کی ضرورت ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ اپوزیشن کی بھی ضرورت ہے اور ہمارے اس ملک کا المیہ بھی رہا ہے کہ 56 سالوں مین ستائیس سال ملک میں مارشل لاء رہا ہے۔ اور مارشل لاء کا، آمریت کا مزاج یہی ہوتا ہے کہ ہر ڈکٹیٹر اپنے آپ کو عقل کل سمجھتا ہے۔ اس کے ساتھ مشاورت کا، Discussion کا، فیصلے کرنے کا کوئی فورم نہیں ہوتا اور ہمیشہ ملک کا نقصان کیا، بلکہ یہ ملک اگر دو حصوں میں تقسیم بھی ہوا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ آمریت نے اس ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کیا تھا اور عرصہ بعد جب لوگوں کو رائے کے اظہار کے لئے وقت ملا، آزادی ملی تو لوگوں نے فیصلہ کیا کہ اب یہ پاکستان نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کو دو حصوں میں تقسیم ہونا چاہیے اور اسی وجہ سے پاکستان کے اندر ایک اور بنگلہ دیش بن گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ 1973ء کا آئین ملک کے لئے ایک اثاثہ اور ایک قیمتی سرمایہ ہے اور جیسے جیسے یہ قوم 1973ء کے آئین کے مطابق چلتی ہے تو یہاں جمہوریت کو بھی فروغ اور ترقی ملتی ہے اور جمہوری کلچر اور تہذیب کو بھی فروغ مل سکتا ہے۔ میں اس بات پر فخر محسوس کرتا ہوں کہ ایک عرصہ بعد تین سالہ فوجی نظام کے بعد جب یہاں اسمبلیاں قائم ہوئیں تو لوگوں کا خیال تھا کہ جس طرح ماضی میں اپوزیشن اور حکومت کی آپس کی لڑائیوں میں دوسرے لوگوں کو موقع ملتا ہے اور پھر اسمبلی کے ایوان کو تالہ لگا دیا جاتا ہے اور قوم کو ایک طعنہ دیا جاتا ہے کہ یہ لیڈر اور یہ رہنما کاروبار سلطنت یا جمہوریت کو چلانے کے قابل نہیں ہیں۔ اور بارہا ایسا ہوا ہے کہ جب کوئی جمہوری حکومت ختم ہوئی ہے تو اس کے خاتمہ پر بھی لوگوں نے بازاروں میں مٹھائیاں تقسیم کی تھیں۔ اس کی کوئی اور وجہ نہیں ہے، وجہ یہی ہوتی ہے کہ جب لوگ قانون اور قاعدے اور ضابطے کے مطابق نہیں چلتے تو عوام بھی اس کو برا محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اب کی بار یہ اسمبلی جس کو باہر کے لوگ ایک Graduate اسمبلی بھی

کہتے ہیں۔ خاصے شعور کے ساتھ، استدلال کے ساتھ، توازن کے ساتھ جمہوریت کے راستے پر آگے بڑھ رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان شاءاللہ پاکستان کی تاریخ میں یہ اسمبلی اپنے پانچ سال پورے کرے گی (تالیاں) میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم تو پہلے ہی دن سے چاہتے تھے کہ جب یہاں قائد ایوان کا انتخاب ہوا اور اکرم خان درانی صاحب کو اسمبلی نے قائد ایوان کی حیثیت سے منتخب کیا تو اللہ گواہ ہے اسی دن سے میں چاہتا تھا کہ یہاں ایک قائد اپوزیشن بھی ہونا چاہیئے۔ اور یہ آئین کا تقاضہ بھی تھا اور شاید یہی وجہ ہے کہ آپ کے چیمبر سے ان کو خطوط بھی لکھے گئے کہ آپ اپنے میں سے کسی ایک فرد کا انتخاب کرلیں اور آج جب انہوں نے ایک فرد کا انتخاب کر لیا ہے۔ اس پر ہمارے وزیر قانون نے قانونی نکتہ اٹھایا ہے اور انہوں نے کئی وکلاء کے ساتھ اس پر Discussion بھی کی ہے اور یہ انکا ایک حق تھا اور اس حق کے اظہار کے لئے آپ نے ان کو اجازت دی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ Discussion کرنا، آپس میں بات کرنا، اسمبلی کے فلور پہ بات لانا، یہ ایک ممبر اسمبلی کا حق ہے۔ وزیر کا بھی حق ہے اور ہر ایک فرد کا حق ہے۔ لیکن آپ نے جب رولنگ دے دی۔ آپ نے جب فیصلہ دے دیا تو سب لوگوں نے اس کو دل کی گہرائیوں سے قبول کیا ہے، حکومت کے لئے اس میں یہ آسانی ہے کہ جب وہ پانچ اور چھ رہنماؤں سے بات کرتی تھی۔ تو اس کی جگہ اب وہ ایک ہی رہنما سے ایک ہی اپوزیشن لیڈر سے بات کرے گی۔ ایجنڈے پر بھی بات کرلے گی اور اس طرح بزنس پر بھی بات کرلے گی تو زیادہ ریلیف حکومت محسوس کرتی ہے اور زیادہ آسانیاں ہم پیدا کرتے ہیں۔ میرے دوستو! میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں، اب بھی کچھ لوگوں کی خواہش ہے اور ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ اسمبلیوں کے اندر دوبارہ وہ صورتحال پیدا نہ ہو جائے کہ اس کو تالا لگادیا جائے لیکن ہم عہد کرتے ہیں، ہم عزم کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ اسی راستے پر چلیں گے کہ ہمارے درمیان جو فیصلہ کرنے والی چیز ہے وہ آئین پاکستان ہے۔ اسی آئین پاکستان 1973ء کے مطابق ہم اپنے نظام کو چلائیں گے اور پھر اسمبلی کے قواعد و ضوابط سے ہم اس اسمبلی اور ایوان کو چلائیں گے اسکے مطابق اسمبلی کا جو سپیکر ہے وہ بھی اس کا پابند ہے۔ حکومت بھی اس کی پابند ہے اور اپوزیشن بھی اس کی پابند ہے۔ میرے دوستو! میرا یقین ہے کہ اپوزیشن نے اگر اپنے لئے ایک لیڈر کا انتخاب کیا ہے تو لڑائی کے لئے نہیں کیا ہے، بلکہ قانونی تقاضا انہوں نے پورا کیا ہے اور میں بجا طور پر حق بجانب ہوں کہ اس کی امید رکھوں کہ اب اس اسمبلی کا ماحول ان

شاءاللہ اور خوشگوار بنے گا اور اس میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔اور ہم ایک بار پھر اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ اگر اپوزیشن نے تنقید کی ہے تو ہم نے برداشت کی ہے اور آپ کے علم میں ہے جناب سپیکر صاحب، بارہا ایسا ہوا ہے کہ حکومت کے فیصلے پر اپوزیشن سے بڑھ کر خود ہمارے سرکاری ممبران نے اس پر تنقید کی ہے اور اپوزیشن نے ساتھ دیا ہے۔اور بارہا ایسا ہوا ہے کہ ہم نے کوئی بات کی ہے تو اپوزیشن نے اس میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔میں نے صبح بھی اپنے دوست کے ساتھ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس ایوان کو چلانے کے لئے قران کے ابدی اصولوں کا حوالہ دیا ہے اور ایک بار پھر دینا چاہتا ہوں جو ہم پر فرض ہے اس لئے کہ ہم مسلمان ہیں قران نے فرمایا ہے کہ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی۔ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۔"نیکی کے کاموں میں تعاون کرنا اور بدی کے کاموں میں تعاون نہ کرنا اور تو کیا اگر کوئی اپنا باپ بھی کسی کو برائی کے لئے کہے تو باپ کی بات بھی نہیں ماننا ہے"۔حکومت کی بات یا اپوزیشن لیڈر کی بات یہ تو دور کی بات ہے اس لئے کہ ہم نے عوام کے سامنے نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ رب ذوالجلال کے پاس بھی جانا ہے اور ہر ایک بات کے بارے میں ہم نے جواب دینا ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ آج کا یہ دن ہمارے لئے اور بھی ایک خوشگوار دن ہے۔ ہمیں لیڈر آف دی اپوزیشن کے انتخاب پہ خوشی ہے۔ہم اس میں ریلیف محسوس کرتے ہیں، اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ اپوزیشن کی تمام جماعتوں کو ساتھ چلانے میں کامیاب ہو جائیں۔اس بات کا بھی مجھے احساس ہے کہ اگر ایک آدمی کا تعلق ایک پارٹی کے ساتھ نہ ہو تو اس کی وہ پوزیشن ذرا کمزور ہوتی ہے اور اس کے لئے ڈسپلن قائم کرنا نسبتاً مشکل ہوتا ہے لیکن بہر حال یہ تو ان کی صلاحیتوں کا امتحان ہو گا۔میں ان کی صلاحیتوں میں اضافے کے لئے دعا کرتا ہوں لیکن ایک درخواست کرونگا اور وہ یہی کہ اپنے اس کردار پہ جس پر ہم فخر کرتے ہیں، دیکھیں نا، پنجاب اسمبلی میں کیا ہوا ہے، سندھ اسمبلی میں کیا ہوا ہے، مرکز میں کیا ہوا ہے؟ لیکن یہ سرحد اسمبلی ہے اگر میں غلط بولتا ہوں تو آپ میری اصلاح کریں کہ شاید یہ ہمارا چوراسیواں دن ہے کہ ہمارا اجلاس جاری ہے۔پاکستان کی تاریخ میں بھی شاید اتنے کم عرصے میں اتنا زیادہ اسمبلی کا اجلاس کبھی بھی نہیں ہوا ہے اور یہ چوراسی دن جو خوشگوار ماحول میں ہم نے گزارے ہیں وہ الگ ایک تاریخ کا کارنامہ ہے۔میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ اپوزیشن اور حکومت کے بہتر تعلقات میں اپوزیشن کا بھی ہاتھ ہے اور حکومت کا بھی ہاتھ ہے لیکن اس میں

سپیکر صاحب کا بھی نمایاں کردار ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج جس طرح عصمت اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ سپیکر کے اس فیصلے نے کہ نوٹیفکیشن انہوں نے کیا ہے ایک بار پھر اس بات کا اظہار کر لیا ہے کہ وہ ایک غیر جانبدار سپیکر ہیں، وہ ایک ایسی کرسی پر بیٹھے ہیں کہ جہاں اپنے فیصلے ضمیر کے مطابق کرتے ہیں اسی میں سپیکر کی Dignity ہے۔ اسی میں سپیکر کی عزت ہے اور اسی سے سپیکر کے وقار میں اضافہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اپنی اس روش کو ہم ایسے ہی قائم رکھیں گے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ ہمارے شاد محمد خان صاحب نے آپ سے ٹی بریک کے لئے درخواست بھی کی تھی، آخر انہوں نے واک آوٹ کیا ہے لیکن میں اپنی اس بات کو ضروری سمجھتا ہوں۔ میں آخر میں ایک بار پھر آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور شہزادہ گستاسپ کو مبارک باد بھی دیتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر شہزادہ گستاسپ خان کچھ کہنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: جی ہم بھی مبارک باد دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: وقت بہت کم ہے۔ شہزادہ گستاسپ خان۔

(تالیاں)

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں اور یہ کہنے میں حق بجانب بھی ہونگا کہ آپ نے اللہ کے فضل و کرم سے، آپ پہ یہ بڑی آزمائش تھی یہ فیصلہ کرنا کوئی چھوٹا فیصلہ نہیں تھا لیکن آپ نے انصاف کا ساتھ دیا، آپ نے حق پہ فیصلہ کیا اس پہ میں تمام اپوزیشن کی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں (تالیاں) جناب سپیکر! یہ ہاؤس ہے ہی اس لئے کہ یہاں ہم بیٹھیں، یہاں پر Debate ہو، یہاں پر ہم کسی پرابلم کا Solution نکالیں تو مجھے اس بات پہ کوئی اعتراض یا خفگی کبھی نہیں ہوگی کہ اگر ظفر اعظم صاحب نے کوئی نکتہ اعتراض اٹھایا ہے تو یہ ان کا حق تھا اور یہ ہاؤس ہے ہی اس لئے یہ ہاؤس بنایا اس لئے گیا ہے۔ جمہوریت کی خوبصورتی یہ ہے کہ آپس میں سب بھائی مل بیٹھ کر فیصلے کرتے ہیں اور پرابلمز کا Solution ڈھونڈتے ہیں، اس میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کا کوئی جھگڑا نہیں ہوتا۔ ایک طرف گورنمنٹ بھی انہی لوگوں کے ووٹوں سے آئی ہوئی ہوتی ہے اور دوسری طرف

اپوزیشن بھی منتخب اپوزیشن ہوتی ہے، اس کا بھی پورا حق ہوتا ہے کہ وہ اس معاملے میں، ہر معاملے میں بیٹھے اور جس طرح سراج الحق صاحب نے کہا کہ کاروبار حکومت چلانے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اپوزیشن ہو۔ اگر پولیٹیکل سائنس کی جو تھیوری ہے اسے دیکھیں تو Opposition is part of running the government اپوزیشن نہ صرف حصہ ہوتی ہے کاروبار حکومت چلانے کا بلکہ ایک حصہ، مضبوط حصہ ہے جو کاروبار حکومت میں شرکت کرتا ہے جو ان ڈائریکٹ ہوتی ہے یا ڈائریکٹ ہوتی ہے اور اس ہاؤس کے ذریعے ہوتی ہے کیونکہ یہاں پر Legislation ہوتی ہے یہاں پہ اچھی Legislation ہوئی، اچھا کام ہوا تو ہم سب کا نام ہوگا۔ یہاں پہ جھگڑا ہوا یہاں پہ فتنہ ہوا تو ہم سارے بدنام ہونگے۔ جناب والا! یہ تاثر بھی لینا کہ اپوزیشن کسی مقصد کے نیچے متفق ہوئی ہے اپوزیشن شاید Instability لانے کے لئے متفق ہوئی ہے۔ میں اس ہاؤس کے فلور پہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے اپوزیشن میں جو شخصیات بیٹھی ہیں جناب عنایت اللہ خان گنڈاپور صاحب جو اس صوبے کے سابق وزیر اعلیٰ رہے ہیں اور ہمارے بزرگ ہیں، ان کے سائے تلے ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میرے محترم ان کے Colleagues رہ چکے ہیں ان کی کابینہ میں وزیر رہ چکے ہیں۔ میں خود چار دفعہ ممبر صوبائی اسمبلی، چوتھی دفعہ آرہا ہوں اور میں چار دفعہ صوبائی وزیر رہ چکا ہوں مجھے پتہ ہے کہ Stability کس طرح آتی ہے اور ہمیں Stable کیوں رہنا چاہیئے ؟! اگر ہم نے اس صوبے کو ترقی دینی ہے اس صوبے میں کام کرنا ہے تو ہمیں ایک دوسرے کی بات کو برداشت کرنا پڑے گا۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے بہت قابل لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ میرے ساتھ عبدالاکبر خان صاحب بیٹھے ہیں، مشتاق غنی صاحب بیٹھے ہیں، سامنے مسکراتا چہرہ مجھے نظر آرہا ہے انور کمال خان صاحب کا، اسی طرح مرید کاظم صاحب بیٹھے ہیں۔ اسی طرح صوبائی اسمبلی کے معزز اراکین مجھ سے زیادہ اہلیت رکھتے ہیں، مجھ سے زیادہ قابل ہیں لیکن انہوں نے جو میرا چناؤ کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ مجھے بڑا اعزاز بخشا ہے اور نیشنل پولیٹیکل پارٹیز کسی آدمی پہ متفق ہو جائیں تو وہ بہت بڑا اعزاز ہوتا ہے (تالیاں) میں اسے اپنے لئے بہت بڑی چیز سمجھتا ہوں کیونکہ یہ ساری پارٹیز نیشنل پارٹیز ہیں۔ جناب والا جو تھوڑا بہت پارلیمنٹری تجربہ ہے میں اور آپ شاید ایک ساتھ ہی 1979ء سے جمہوریت کا حصہ چلے آرہے ہیں گو کہ جب ہندوستان کو اصلاحات ملیں، سیاسی اصلاحات ملیں تو تب سے میرا خاندان

اسمبلیوں میں آتا رہا ہے خدا کے فضل و کرم سے۔ شکست اور جیت یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں، اگر کوئی ہار میں اپنی سبکی محسوس کرتا ہے تو وہ جیت کر بھی کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ جناب والا! جب ہم تعلیم حاصل کرتے ہیں تو ایک چیز ہمیں بتائی جاتی ہے Sports man spirit, اگر اسے ہم قائم رکھیں، وہ تربیت ہے جس پہ اربوں روپے دنیا میں خرچ ہو رہے یہاں پورٹس کی مد میں، وہ سپرٹ پیدا کرنے کے لئے۔ یہ ایجوکیشن جو ہم حاصل کرتے ہیں یہ اسلئے کرتے ہیں کہ اچھائی کی طرف جائیں برائی کی طرف نہ جائیں، تو میرا اللہ پہ کامل ایمان ہے اور میں مسلمان ہو۔ اس سے پہلے بھی پاکستان میں مسلمان ہی حاکم رہے ہیں جب سے پاکستان بنا ہے۔ آج بھی الحمداللہ مسلمانوں کی حاکمیت ہے اور میرا کامل بھروسہ ہے اس بات پہ کہ کوئی بھی مسلمان دوسرے مسلمان کو نقصان نہیں پہنچاتا اس کے لئے اچھائی پیدا کرتا ہے۔ سیاست میں اختلاف رائے ہوتا ہے ہمارا آپس میں نظریے کا اختلاف ہو سکتا ہے، سیاسی معاملات پہ اختلاف ہو سکتا ہے، اللہ کے فضل و کرم سے آپ کے شانہ بشانہ یہاں پہ اپوزیشن نے مل بیٹھ کر شریعت بل منظور کیا۔ آپ کے بجٹ کو Safe passage کیا، متفقہ منظور کیا جو تعاون ہم سے ممکن تھا ہم نے آپ کے ساتھ کیا اور آئندہ بھی آپ یہ یقین رکھیں، اچھے کام میں اپوزیشن آپ کا ساتھ دے گی اچھے کاموں میں اچھی روایات کو قائم رکھنے میں اپوزیشن آپ کا ساتھ دے گی لیکن جہاں پہ اپوزیشن کو دیوار سے لگایا گیا، ہم پھر یہ کوشش کریں گے کہ آپ کے ساتھ Negotiate کریں آپ کے ساتھ بات کریں۔ ہم مفاہمتی رویہ اختیار کریں لیکن جناب والا! جمہوری اصولوں، جمہوریت کے منافی اکثریت کی رائے کے ساتھ بہت کچھ بلڈوز کر دینا، Kill کر دینا اگر ہم اسے روک نہیں سکے تو اللہ کے فضل و کرم سے اسی اسلامی اصول پہ جائیں گے کہ برائی کو اگر روک نہیں سکتے تو اس کے ساتھ اختلاف کرو، اسے منع کرو، اسے روکنے کی کوشش کرو تو وہ اصول ہم اپنائیں گے، ہم آپ کے ساتھ چلیں گے، ہم حکومت کے ساتھ ہر اچھے کام میں تعاون کریں گے اور میں آپ کے ذریعے جناب والا! تمام بھائی، بہنیں جو یہاں بیٹھے ہیں۔ میں انہیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ آپ دیکھیں گے کہ آپ کے مسائل کے حل میں جو قائد ایوان کوشش کریں حل کرنے کی، ہم ان کے لئے بھی رکاوٹ نہیں بنیں گے اور اچھی چیز کی ترغیب دیں گے۔ صحت مند تنقید کریں گے اور یہ ہم آپ سے بھی Aspect کریں گے کہ آپ بھی اپنے رویئے پر غور کریں۔ جناب والا! دوسری بات آپ کی

طرف میرا یہ جو اشارہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ غیر جانبدار ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، آپ کو کوئی Move نہیں کر سکتا۔ آپ کی اپنی سوچ ہے اور آپ Party politics کو بھی سمجھتے ہیں آپ ہاؤس کی Politics کو بھی سمجھتے ہیں۔ آپ کا ایک وسیع تجربہ ہے۔ کوئی بھی نکتہ، جس طرح ظفر اعظم صاحب کے ساتھ میرا کوئی اختلاف نہیں ہے، وہ میرے بھائی ہیں۔ ہم پہلے Colleague رہ چکے ہیں۔ آپ کے قائد ایوان بھی میرے ساتھ Colleague رہ چکے ہیں، ہم سارے اکٹھے اس صوبے کے لوگ ہیں۔ لیکن اگر کوئی نکتہ اٹھایا جائے تو جناب والا وہ نکتہ آپ کے فیصلے کے بعد بھی اٹھانا چاہیئے۔ آپ ایک پارٹی کے لوگ ہیں۔ آپ کی پارلیمنٹری پارٹی ہے۔ آپ جب فیصلہ کر لیتے ہیں۔ تو آپ کا احترام حکومتی پارٹی پر بھی اتنا ہی لازم ہے جتنا کہ اپوزیشن پر لازم ہے۔ یہ نکتہ اس سے پہلے آنا چاہیے تھا۔ پھر جناب والا! یہ انتخاب جو قائد حزب اختلاف کا ہوتا ہے۔ یہ صوبے میں بڑا Event ہوتا ہے۔ اس میں جب قائد ایوان بیٹھا ہو تو اسے بھی اس انتخاب کے بارے میں کچھ کہنا چاہیے، کوئی بات کرنی چاہیے اور برداشت کرنا چاہیے کیونکہ ایک Colleague کا اضافہ ہوتا ہے اور ہماری Working relationship ہو گی۔ ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے تو اس کے بعد اگر یہ کچھ کہہ دیتے تو مجھے اس کے بعد ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے تھا۔ لیکن انہوں نے کچھ کہا نہیں تو اس لئے میں ان کا شکریہ ادا نہیں کرونگا جب تک وہ یہ کہہ نہ دیں (تالیاں)

<u>مولانا محمد عصمت اللہ</u>: نہیں، ہم نے بھی تو مبارکباد پیش کی تھی۔ اکیلے یہ دونوں تو ایوان میں نہیں ہیں۔ دوسرے ممبران بھی تو ہیں۔

<u>جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ)</u>: محترم سپیکر صاحب! میں نے جو مبارکباد دی ہے۔ وہ میں نے سراج الحق کی حیثیت سے نہیں، بلکہ یہ حکومت کے تمام اراکین اسمبلی، محترم وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے اور تمام وزراء اور حکومت کی طرف سے بھی ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس تمام ایوان کی طرف سے قبول کر لیں جی۔ شکریہ جی۔

(قہقہے)

<u>Mr. Speaker</u>: The sitting is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

مفتی مولانا حسین احمد: جناب سپیکر! پوائنټ آف آرډر۔ زۀ اول نه پاڅیدلے یمه۔ څه خیر دے خلق به ورته راؤورسی۔ سپیکر صاحب، ستاسو د وړاندې زمونږه ملګرو مولانا نظام الدین صاحب اؤ مولانا حقانی صاحب خبره اوچته کړه۔ چې په مردان کښې کومه واقعه د پولیس د طرف نه راغلې ده۔ چې دے مشرق اخبار کښې راغستې شوې ده چې "دوارکان صوبائی اسمبلی اسرار حقانی اور امانت شاہ موقع پر پہنچے تو پولیس ان پر بھی پل پڑی، ننگی گالیاں" د اسمبلی ممبرانو ته په روډ کښې لاس اچول، په روډونو باندې راخښکل اؤ بیا هغوې ته دغسې فحش کنځلے کول نو دا یوه ډیره افسوسناکه واقعه ده۔ دے ملګرو دا خبره اوکړله۔ لیکن دلته کښې پرے چیف منسټر څۀ توجه ورکړه اؤ نه سینیئر منسټر صاحب څه توجه ورکړه۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: دا ډیره اهمه واقعه ده زما په خیال په Adjournment motion admit کړے وے چې په دې باندې بحث اوشی۔ ممبران صاحبان پرے بحث اوکړی۔

مفتی مولانا حسین احمد: بحث کول خو رستو خبره ده۔

جناب سپیکر: ایډجرنمنټ موشن خو راغلې نه دے نو څه Admit کړو؟

مفتی مولانا حسین احمد: ایډجرنمنټ موشن راځی یا نه راځی۔ لیکن مونږه د دې واقعه سخت مذمت کوؤ اؤ مونږه احتجاجاً د دې د ایوان نه واک آؤټ کوؤ۔

(اس مرحلہ پر مولانا مفتی حسین احمد ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: مولانا ادریس صاحب!

مولانا محمد ادریس: جناب سپیکر صاحب۔ په دې باندې په سخت نوټس اغستل پکار دی تر څو پورے چې مونږه له پوره اطمینان نه وی راکړے اؤ زمونږه د دې ملګرو حوصله افزائی نه وی شوې تر هغه وخته پورے به مونږه واک آوټ کوؤ۔ سپیکر صاحب، په دغه واک آوټ کښې د دې ملګرو سره به مونږه هم شاملیږو۔

(اس مرحلہ پر مولانا محمد ادریس صاحب بھی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب مشتاق احمد غنی: واک آؤٹ کا اعلان کر کے پھر کرنا چاہیئے۔

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب! ہمارے مطالبات سن لیں، یہ واک آؤٹ تو ہم کرتے ہیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Please. Order please.

مولانا نظام الدین: لیکن اس حکومت کے ایس پی، اے ایس پی اور تین ایس ایچ اوز، ان سب کو اگر تبدیل نہ کیا گیا تو ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ اور ابھی ہم بھی احتجاجاً واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو مردان کا افسوس ناک واقعہ ہے۔ ایک فیڈرل منسٹر اس علاقے میں آرہے تھے اور وہاں پر دارالعلوم کے لئے سوئی گیس کی پائپ لائن کا افتتاح کرنا تھا اور اس موقع پر اس طرح کی بدنظمی پیدا کرنا حکومت کے ورکرز کی طرف سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ماجد خان صاحب! تاسو کښېنئ۔ ماجد خان صاحب په خپل ځائے باندې کښېنئ۔

جناب عبدالماجد: بنه جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: حکومت کے ورکرز کی طرف سے، یہ تو ایک افسوس ناک بات ہے اور آج ہمارے ایجنڈے پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بھی ہے۔ جس میں Normally ہم کہتے ہیں کہ پولیس نے یہ کر دیا ہے۔ یہاں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو گورنمنٹ کے لوگوں نے یہ کام کیا اور پولیس کو مجبور کیا گیا اس Situation کو کنٹرول کرنے کے لئے، ورنہ ایک مہمان آپ کے صوبے میں آتا ہے اور اس کے ساتھ اس طرح کا ناروا سلوک صوبہ سرحد کے اندر ہو تو یہ اس کی روایات کے بالکل خلاف ہے۔ تو ہم سب کے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں کہ وہ ایک سکیم کے افتتاح کے لئے آئے تھے اور فیڈرل منسٹرز پورے ملک میں جاتے ہیں۔ صوبائی وزیر ہمارے پورے صوبے میں جاتے ہیں۔ اگر یہی بات تھی تو جیسے کہ وہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں تو Confidence میں نہیں لیا گیا۔ میں خود کہتا ہوں کہ ہمارے حلقوں میں، ہمارے صوبائی وزراء جاتے ہیں لیکن ہمیں بھی کبھی Confidence میں نہیں لیا گیا۔ لیکن ہم نے تو کبھی کسی کے راستے نہیں روکے۔ یہ غلط روایت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں اس کی بالکل ایک اعلیٰ سطح کے اوپر Investigation ہونی چاہیے ورنہ اگر مہمان صوبے میں آئے اور یہ ہم لوگوں سے تاثر لے کر جائے۔ ہمارے بارے میں یہ تاثر ہے کہ

ہم بڑے ہی مہمان نواز لوگ ہیں اور وہ ایک کہاں کا بندہ، اور کہاں پر مردان میں آنا، اور جو اس کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طرح بھی انصاف کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا۔

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب۔ میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا یہ احتجاج صرف اسی بنیاد پر ہے کہ عوام نکلیں تو ہم ان کی حمایت نہیں کرتے کہ انہوں نے اچھا کیا یا برا کیا۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ممبران اسمبلی کو ان کو روکنا چاہیے تھا کہ یہ اچھی روایات نہیں ہیں کہ ایک مہمان آرہا ہے اور آپ لوگ اس کی بے عزتی کریں۔۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر مولانا نظام الدین بھی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: یہ لاء اینڈ آرڈر سے متعلق ہے اور یہ ایجنڈے پر ہے۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ انتہائی اہم واقعہ ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء اینڈ آرڈر ایجنڈے پر ہے۔ عبدالاکبر خان، پلیز، یہ لاء اینڈ آرڈر سے متعلق ہے اور ایجنڈے پر Item پڑا ہوا ہے۔ میں ایجنڈے پر جاؤنگا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Call Attention Notices. Mr. Amir Zada Khan, MPA, to please move his call attention Notice No.444, in the House. Mr. Amir Zada Khan MPA, please.

جناب مظفر سید: مولانا نظام الدین سره په دې واک آؤټ کښې مونږه ټول شريک يو۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! کچھ معزز اراکین نے واک آؤٹ کیا ہے تو اپوزیشن قائد ایوان سے گزارش کرتی ہے کہ ان کو منا کر لائیں۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): انہیں وزیر لینے گئے ہیں۔ ان شاءاللہ وہ آئیں گے۔

Mr. Speaker: Amir Zada Khan, order please.

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے حکومت صوبہ سرحد کی توجہ فوری نوعیت کے ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ فتح پور تک کالام روڈ کی حالت انتہائی خراب ہو گئی ہے اور آمد و رفت کے لئے ناقابل استعمال ہو چکا ہے۔ اس سے نہ صرف علاقے کے عوام کو آمد و رفت کے

سلسلے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ بلکہ یہاں آنے والے لاکھوں سیاحوں کو بھی ناقابل بیان تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ جناب عالی! چونکہ مذکورہ روڈ کی بحالی ایم آر ڈی پی (MRDP) کے ذریعے منظور کی جاچکی ہے۔ لیکن پراجیکٹ کی طرف سے تین سال کی تاخیر کے باوجود کام شروع نہ ہونے پر علاقے کے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ مزید تاخیر کی وجہ سے امن وامان کا مسئلہ بھی پیدا ہونے کا خدشہ ہے، لہذا حکومت مذکورہ روڈ کی طرف فوری توجہ دے کر عملی اقدامات اٹھانے کا بندوبست کرے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب امیر زادہ: جناب سپیکر! دے اسمبلی وړومبی سیشن نه زما دا یوه مطالبه ده چې په کالام روډ باندې به اکثر تاسو تلئی یئی۔ د دې روډ د Tourism په حوالې سره دومره اهمیت دے چې د ټولې دنیا او د ټول پاکستان نه سیاحان هلته کېنې راځی او نه صرف هلته کېنې د هغې ځائے زرګونو خلقو ته د روزګار مسئله ده، بلکه دے صوبې ته هم یو وسیع آمدن ذریعه هم جوړیدے شی ځکه چې Tourism یوه غټه وسیله ده۔ ما په وړومبی ورځ هم په فلور باندې د کالام روډ په سلسله کېنې عرض کړے وو خو تر اوسه پورے په هغې باندې څه عملی قدم نه دے اوچت شوې۔ ایم آرډی پی پراجیکټ زمونږه د پاره یو White elephant جوړ شوې دے۔ چې چرته کېنې خو نو مونږه د ملاکنډ د پاره د 3 ارب روپو یو Package ورکړے دے۔ خو صورتحال دا دے چې درے کاله 6 کروړه روپئی په تنخواګانو کېنې، په Consultancy باندې او په ګاډو باندې خرڅے کیږی او اوسه پورے په عملی طور باندې یو ګټه هم چرته کېنې نه ده ایښودے شوې نو زما ستاسو ته او دے ایوان ته هم دا خواست دے چې د غه روډ د ټولې صوبې د پاره د اهمیت حامل دے۔ صرف د کالام یا د سوات خلقو د پاره نه بلکه هغه د صوبائی حکومت یو Assets دے چې د هغې علاقے کومه خوبصورتی ده۔ د هغې کوم د Tourism اہمیت دے هغه د دې صوبې یوه اثاثه ده۔ او دے صوبې ته د آمدن او روزګار یوه ذریعه ده۔

جناب سپیکر: محترمہ صابرہ شاکر۔

محترمہ صابرہ شاکر: کالام کی سڑک کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اور بہت ہی important بات ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نام لیں، یہ Press والے بھائی پھر گلہ کرتے ہیں۔

محترمہ صابرہ شاکر: جی، اب سب سے بڑا مسئلہ یہ بن رہا ہے کہ مثال کے طور پر پچھلی دفعہ جب ہم لوگ شوگران ایریا میں گئے، مانسہرہ دیکھا تو آپ یقین کریں کہ وہاں ہماری اس کالام کی سڑک نہ بننے سے اس دفعہ کے سیزن میں ہم تباہ حال ہو گئے، معیشت تو تباہ ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک لحاظ سے ہم Inferior complex کا شکار ہو رہے ہیں کہ باقی ایریاز تو اتنے خوبصورت بن رہے ہیں اور اس سے تو ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے ہم ایم پی ایز نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارے جو Elected MPAs ہیں ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور باقی ممبران سارا کام کر رہے ہیں لیکن اب بات یہ ہے کہ اس سڑک کو ہر صورت میں بنانا ہے اور اس کے لئے ہر صورت میں کام کرنا ہے۔ ورنہ ایم آر ڈی پی جو کہہ رہی ہے تو وہاں پر کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ یا تو پھر اس کو بھی ختم کر دیں یا پھر اس علاقے کی سڑک بنا دیں کیونکہ ہم مزید اسکو ٹائم نہیں دے سکتے اور Please اس پر ابھی اور جلد از جلد Action لیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس سڑک کی اہمیت سے ہر ایک آگاہ ہے۔

جناب محمد امین: بس جی ۔زه یو منټ کښېنم ان شاء اللہ۔ شکریه جناب سپیکر! زه جی دا عرض کوم چې کومه اهمه مسئله جناب امیر زاده خان را پورته کړې ده په سوات کښې د روډونو اګرچه په ټول صوبه سرحد کښې د ټولو نه ښکلے ځائے کالام د سیر و سیاحت د پاره مشهور دے۔ دغه روډ خو خراب دے خو د دې سره سره Main شاهراه چې کومه د مالاکنډ چې دومره سوات ،بونیر ،دیر ،مالاکنډ ایجنسی باجوړ ،او چترال ،چې دومره علاقے ،د صوبه سرحد نیمه آبادی په هغې طرف باندې پرته ده ۔خو د هغې د Main شاهراه چې کوم حالت دے چې که په هغې تاسو تکلیف اوکړو او په دې وخت کښې راغلئی یا نور رونړه ، یعنی خلق په چغو باندې ژاړی۔ چې کوم خلق د هغې ځائے نه مریضان را په مخه کړی۔ زنانه را په مخه کړی ۔هغه دلته کښې د صوبې ټولو هسپتالونو ته راځی او په هغې روډونو کښې چې کومې کندے دی ۔د هغې چې کوم بد حال دے ۔په هغې

کښېنې چې کوم حشر نشر دے ـد تکلیف اندازه مونږ ته ده چې هلته کښېنې خلق مونږ نه کوم پیغورونه راکوی۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد امین صاحب! په توجه دلاؤ نوټس کښېنې Discussion نه وی ـبس خبره تاسو اوکړه او اوس متعلقه وزیر جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): بسم الله الرحمن الرحیم۔ محترم سپیکر صاحب! جناب امیر زاده خان، محترمه صابره شاکر ،محمد امین خان ،شاه راز خان د یو سړک په باره کښېخبره اوکړه چې کوم د مردان نه تر کالام پورے رسیدلے دے او ربتیا هم دا ده چې دا سړک د مالاکنډ ډویژن د ټولو نه Main شاهراه ده ـاو ټول انحصار هم په دې باندې دے ـد MRDP تحت دا سړکونه تعمیر کیږی او د درګئی نه لنډاکی پورے او د خوازه خیله نه تر بشام پورے او د کالام نه تر فتح پور ،پورے دا په دې منصوبه کښېنې شامل دی ـستاسو په علم کښېنې ده چې دا ټول پروګرام د ایشین بنک Asian bank د ترقیاتی پروګرام تحت روان دے ـاو په دې تفصیلی خبره هم کیدے شی ـخو لنډه خبره دا ده چې د درګئی نه لنډاکی او د خوازه خیله نه الپوری پورے د سړکونو ټینډر شوے دے او په شپږم تاریخ د اکتوبر به دا کهلاویږی او هم په دغه ورځ او هم په دغه ورځ باندې د الپوری نه تر بشام پورے او کالام نه واخلے تر فتح پور پورے دا به Tender کیږی چونکه په دې کښېنې بین الاقوامی دغه Involve دی او د دې د هغه آخرینئی منظوری په منیلا نه اغستلے کیږی۔ په دې وجه باندې دا 60 ورځے اخلی ـپه یو وخت کښېنې د دې د جوړولو هغه سروے هم شوې ده ـد فتح پور نه تر کالام پورے خو بیا لکه هغه ځائے ، د امیر زاده صاحب دا تجویز وو، چې لکه دا سړک د بره نه تاسو شروع کړئ نو په دې وجه باندې مونږه ډیپارټمنټ والا چې راغوښتی وو ـاو د هغویی سره په دېخبره باندې صلاح شوی وو چې په دې باندې به د دواړو طرفو نه د کار آغاز کوؤ چې په لږ وخت کښېنې دا کار مکمل شی ـ زه دے خبرې سره اتفاق کوم جناب سپیکر صاحب، چې د ایم آرډی پی کار باندې د توجه ورکولو او د نګرانی کولو ضرورت دے۔ دغے د پاره ما محترم حبیب الرحمان خان او شاه راز خان هم پکښېنې وو، امیرزاده حان پکښېنې وو او پیر محمد خان ،په دوئی باندې مشتمله یو کمیټی جوړه کړے وه۔ او هغې کښېنې اے سی ایس ایډیشنل

چیف سیکرټری هم شامل وه او خیال مے دا وه چې دوئی به وخت په وخت باندې به دا دے اجلاس را غواړی او پخپله به د دوئی دا کار تیز شی ۔او سپیډ به واخلی ۔بهرحال دا هغې یو دوه اجلاس خو اوشو، خو مونږ ته هغه مطلوبه نتائج نه دی دغه شوی ۔اوس دے د پاره مونږ یو Strategy جوړه کړې ده او بنیادی دغه ئے دا دے چې دا زمونږ ټول کوششونه Result oriented شی ۔او دا د کالام دا روډ زر تر زره جوړ شی ۔مونږه ته دے خبرې بالکل د صابره شاکر صاحبه سره اتفاق دے چې د کالام او مدین او د بحرین ټول انحصار دا په ټوراز باندې دے ۔خو زما یقین دے ان شاء الله چې صابره صاحبه او نو ملگری ته لږ صبر نور اوکړی۔ دا به ډیر زر ان شاء الله برابر شی۔

Mr. Speaker: Thank you, next. Mr. Israrullah Khan Ganadapur MPA, to please move his call attention notice No.459, in the House. Mr. Israrullah Khan Ganadapur Sahib, please.

جناب حسین احمد (وزیر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی): جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجه بل طرف ته راګرځول غواړمه، د دې مردان په واقعاتو باندې کافی ممبران د اسمبلی نه باهر دی که د هغوی د واپس راوستو څه دغه او کړے شی نو ښه به وی۔

(اس مرحلہ پر وزیر موصوف شہزادہ گستاسپ صاحب کو ہاتھ سے پکڑ کر ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

(شور/تالیاں)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین علامتی واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لائے)

جناب اسرار اللہ خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ گزارش ہے کہ ضلعی حکومت ڈیرہ اسماعیل خان نے میرے حلقے کی سکیم کے فنڈز بند کرادیئے ہیں جبکہ مزید حلقوں کی Ongoing schemes بھی ضلعی حکومت کی اس روش کے باعث التوا میں پڑ سکتی ہیں۔ مہربانی کرکے اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! جس سکیم کے متعلق میں بات کر رہا ہوں یہ میرے حلقے 'لونی برج' میں ہے اور جناب سپیکر یہ 1995-96 میں منظور ہوئی تھی بعد میں اس پر ریٹس کا مسئلہ ہوا اور یہ التوا میں پڑ گئی۔ پچھلے سال ضلعی حکومت نے اس کے لئے تقریباً 64 لاکھ روپے کے فنڈز جاری کر دیئے تھے لیکن اس سال جو میں نے سوال بھیجا تھا اس کے ذریعے مجھے یہ معلومات ہوئیں کہ اس میں ضلعی حکومت نے اگلے سال کے لئے اس کے فنڈز بند کر دیئے ہیں اور ان کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے Directives میں اس کو ڈالا تھا تو اس کے لئے پراونشل گورنمنٹ فنڈ فراہم کرے۔ جناب سپیکر! یہ ایک ایسی روش ہے کہ اگر اس پر ہم چل پڑے تو نہ صرف مجھے بلکہ کئی اضلاع کے ممبران کو یہ تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ یہ صرف ایک سکیم ہے جس کے متعلق ضلعی حکومت نے باقاعدہ طور پر کہا ہے۔ ایسی اور بھی سکیمیں ہیں جن میں مخدوم صاحب کے حلقے، میرے والد سردار عنایت اللہ خان صاحب کے حلقے اور میرے اپنے حلقے کی Sanitation کے حوالے سے سکیمیں ہیں وہ بھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی سکیم تھی ان کے Minutes بھی میرے پاس ہیں۔ ڈی ڈی سی میں انہوں نے اس کو باقاعدہ Approve بھی کیا تھا اور اب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ یہی کہتی ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ جناب سپیکر! یہ بجٹ ہم سے ہو کر ان کے پاس پہنچتا ہے میرے خیال میں ڈی آئی خان، پشاور کے بعد دوسرے نمبر پر ہے کہ جس کے پاس سب سے زیادہ فنڈز ہیں۔ میرے خیال میں اس کو تقریباً چھ کروڑ کے فنڈز ملتے ہیں اور اس میں یہ حال ہے کہ Liability ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اٹھانے سے معذوری ظاہر کرتی ہے جبکہ وہ ڈیویلپمنٹ فنڈ ہم سے مانگتی ہے۔ جناب سپیکر! یہ خرابی اس وجہ سے بھی پیدا ہوئی ہے کہ ڈی ڈی سی کا جو چیئرمین تھا وہ پہلے ناظم ہوا کرتا تھا اب ڈی سی او کو بنا دیا گیا ہے۔ ناظم کے وقت یہ خرابی نہیں تھی۔ جب سے ڈی سی او صاحب بیٹھے ہیں جناب سپیکر! تو باوجود اس کے کہ پراونشل فنانس کمیشن میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ جو بھی Ongoing scheme ہو گی وہ اسی ضلع کی Jurisdiction کے اندر وہ اس کو Complete کریں گے لیکن ابھی جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ڈی آئی خان اپنے الفاظ سے واپس پھر چکی ہے وہ اس سکیم کو Complete نہیں کرنا چاہتی۔ اور جس Directive کا وہ حوالہ دے رہے ہیں جناب سپیکر، تو یہ سکیم، اس پر تقریباً 117 ملین اگر میں غلط نہیں ہوں تو جناب سپیکر اس کا جو Amount ہے وہ ایک کروڑ سے زیادہ کا بنتا ہے جو کہ ابھی وہ Complete

ہونی ہے۔ 64 لاکھ اس کو پچھلے سال ریلیز ہوئے ہیں اور اس بار وزیر اعلیٰ صاحب کے Directive کے تحت اس میں صرف پانچ لاکھ رکھے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! پانچ لاکھ میں آج کل ایک کلو میٹر سڑک بھی نہیں بنتی اور یہ اس میں Bridge کو Complete کرنا چاہتے ہیں۔ تو میری وزیر خزانہ صاحب سے گزارش ہے کہ یہ پنڈورا بکس کھولنے کے بجائے کہ یہ آوازیں ہر ضلع سے آئیں گی ہر ممبر اسمبلی اٹھائے گا چونکہ فنڈز یہ ریلیز کرتے ہیں تو پہلے تو ہر ایک ضلع سے سکیمیں منگوائی جائیں کہ کون کونسی سکیمیں Incomplete ہیں، کتنی انہوں نے اس سال ان کے لئے Allocation کی۔ اور اگر In case اس کے باوجود بھی ضلعی حکومت یہ چیز ماننے سے قاصر ہے تو ان سے At source deduction کی جائے، جیسے واپڈا والے کرتے ہیں کیونکہ یہی فنڈ ہوتا ہے اور یہاں سے ان کے پاس جاتا ہے اور وہاں پر وہ اس چیز کو التواء میں ڈال دیتے ہیں۔ شکریہ جناب۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: سپیکر صاحب! ایک منٹ جی۔

جناب سپیکر: ابھی کال اٹنشن نوٹس پہ ٹائم بالکل نہیں ہے۔

سید مرید کاظم شاہ: اسی سے Related مسئلہ ہے۔ جناب اگر ایک منٹ کے لئے آپ اجازت دیدیں تو، کیونکہ یہ ایک بہت اہم بات ہے جی۔ اس میں میرے اپنے حلقے کی واٹر سپلائی سکیم، شیر وانڈ بلوٹ شریف جو کہ میرا اپنا گاؤں ہے اس کی بھی وہ سکیم اے ڈی پی میں تھی Ongoing scheme ہے اس کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ اگر یہ سکیمیں جن پر لاکھوں روپے خرچ بھی ہو چکے ہیں اور وہ Ongoing میں تھیں لیکن اب انہیں ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ اگر اسطرح یہ رہ گئیں تو اس سے گورنمنٹ کے فنڈ کا بھی نقصان ہو گا تو میں جناب وزیر خزانہ صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ہمیں Ensure کریں کہ ان سکیموں کو ضرور Complete کیا جائے گا اور 96-1995ء کی سکیمیں، اور ابھی تک پانی کے مسئلے کی سکیمیں، یہ تو ایک بڑی افسوس کی بات ہے کہ یہ حکومت کہتی بھی ہے کہ پانی کو ہم ترجیح دیں گے تو مہربانی کر کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب Minister concerned تو میرے خیال میں۔۔۔۔۔۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب! جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور اور مرید کاظم نے ڈیرہ اسماعیل خان کے مخصوص علاقوں کے بارے میں نشاندہی کی ہے۔ بنیادی بات تو یہ ہے کہ ایک ضلع میں جب ہم فنڈز دیتے ہیں تو جب وہ ضلعی حکومت کو ملتا ہے تو وہ کسی خاص سکیم کے لئے نہیں بلکہ پورے ضلع کے لئے ملتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہماری پالیسی یہ ہے کہ جو پہلے سے Ongoing schemes ہیں انکو مکمل کرنا ہے لیکن انہوں نے خود نشاندہی کی ہے کہ بعض سکیمیں ایسی ہیں جو کہ 96-1995 سے چلی آرہی ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سے بھی یہ اس طرح التواء میں پڑی ہیں اور میں اس کی حمایت کرتا ہوں کہ اس سے کسی علاقے یا کسی خاص فرد کا نقصان نہیں ہوتا بلکہ قومی سرمائے کا ضیاع ہوتا ہے اس لیے ہماری کوشش اور پالیسی یہ ہے کہ پہلے Ongoing schemes کو مکمل کیا جائے اور اس کے بعد ایسے پراجیکٹس جس کے لئے زیادہ سرمایہ درکار ہو۔ لیکن اسرار صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ اگر وہ فارغ وقت میں میرے ساتھ بیٹھیں تو ذرا تفصیل سے میں چاہوں گا کہ ان کی مشکل کو سمجھوں اور ملکر حل کرنے کی کوشش کروں۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب بھی ساتھ ہوں گے۔ شکریہ جی۔Next

سینیئر وزیر: مرید کاظم بھی ساتھ ہوں بالکل۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! اس میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ یہ صرف میرے حلقے کا مسئلہ نہیں ہو گا اور بھی کئی ضلعے ہوں گے۔ فنڈز صوبائی گورنمنٹ دیتی ہے یہ صوبے کے حقوق کا مسئلہ ہے اگر یہ چیز آج میں پن پوائنٹ کرکے لاتا ہوں تو کل کو اور بھی ممبرز اٹھیں گے تو ان کو واضح ہدایت کر دی جائے کہ وہ Ongoing schemes complete کریں۔

جناب سپیکر: آپ تجویز دیں گے ان سے ملیں گے جو بھی ہو سکتا ہے تو وہ Generalize کر دیں گے۔

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! میرے حلقے میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Generalize کریں گے۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: وہ تو یہی بات کہہ رہے ہیں۔ آپ ان سے ملیں، مطلب یہ ہے کہ بات کریں۔ کال اٹنشن نوٹس میں تو بس توجہ دلوائی گئی ہے نا۔

جناب حفیظ اللہ خان علیزئی: سر! یہ ہمارے بھائی جو ہیں وہ ایک کروڑ روپیہ مانگتے ہیں تو وہ ایک کروڑ روپیہ کہاں سے دیں؟

سید مرید کاظم شاہ: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی۔

سید مرید کاظم شاہ: میں تو خوش تھا کہ پہلے چیف منسٹر صاحب موجود تھے اور یہ مسئلہ اسوقت ہوتا اور وزیر صحت صاحب بھی تھے لیکن اب پتہ نہیں وہ کہاں چلے گئے ہیں۔ سر! ہمارا ایک بہت اہم مسئلہ ہے جی۔ سی ایم نے گومل میڈیکل کالج اور سیدو میڈیکل کالج کیلئے On the floor of the House ہم سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو Recognize کیا جائے گا اور انکے جتنے بھی فنڈز ہیں وہ ریلیز کئے جائیں گے لیکن آج تک ہمارے بچے جو فائنل ایئر تک پہنچ گئے ہیں اور ان کی ڈگریوں کا مسئلہ ہے تو وہ دربدر بھٹک رہے ہیں اگر وہ کامیاب ہو گئے تو ان کی ڈگریوں کو کہیں نہیں مانا جائے گا تو یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور پوری قوم کا مسئلہ ہے اور ہمارے لوگ اس میں ملوث ہیں۔ جناب! چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب تو ہیں نہیں، سینیئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں تو میں ان سے کہوں گا کہ پہلے بھی انہوں نے Assure کرایا تھا یا تو اس کو Assurances committee کے حوالے کیا جائے، مہربانی کر کے اس کو Assurances committee کے حوالے کیا جائے تاکہ آئندہ کے لئے ایسے کام نہ ہوں کہ Assure کرائیں اور ان پر عملدر آمد پھر نہ ہو۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر! میں ایک منٹ آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انور کمال خان ټائم ختم دے۔

جناب انور کمال خان: زه یو منټ۔ دا ضروری خبره کومه جی، چې دا زمونږ د گومل یونیورستئ ده ماشومانو د زندگئ سوال دے۔ دوئی چې کومه خبره تاسو ته اوکړه، په دې هاؤس کښې یو کمیټی جوړه شوے وه۔ زه او حامد شاه خان او خټک صاحب دا مونږه ټول پکښې ممبران وو۔ مونږ سره چیف منسټر صاحب دا

لوظ کړے وو ځکه چې هلته هغه ماشومان چې کوم سبق وائی د هغوی Recognitionدا اکتوبر کښې که او نه شی نو اد زه یقین سره، وثوق سره وئیلے شم چې د هغوی به دا ټول کال ضائع کیږی۔ دلته کښې دے هاؤس کښې داسې کسان ناست دی چې د چا خپل اولاد دې، دا چا بچے، د چا ځامن او د شا لونړه هلته سبق وائی۔ حو زه ډیر په افسوس سره دا وائنا کوم چې د گومل یونیورسټئ په حوالې سره چې هم دا یو میډیکل کالج دے په ټوله جنوبی اضلاع کښې او هغې ته ئے بالکل توجه نه ده ورکړې، باوجود د دې چې چیف منسټر صاحب د هغې مونږ سره وعده کړې وه۔ او بار بار مونږه د دریې میاشتو راهسې منتوته ورته کړی دی چې تاسو مهربانی اوکړئ د هغوی ډیر واړه واړه مطالبات دی او هغه مطالبات پورا کیږی نه۔ نو بیا حو سینیئر منسټر صاحب دلته ناست دے هغوی دے یقین دهانی راکړی او که بیا نه وی نو فلور آف دی هاؤس باندې چې یو سړے تاسو سره وعده اوکړی نو مونږه سره سوائے د دې نه بله لار نشته چې سبا به مونږه دا Assurance committeeته حواله کړو۔ اؤ ورته به وایو دوئی، دا حکومت وعده کوی او خپلې وعدے سر ته نه رسوی۔ مهربانی۔

جناب محمد امین: جناب سپیکر! یو منټ مو که ما ته راکړلو۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب محمد امین: دا د سیدو میډیکل کالج مسئله ده۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! د وخت د کمې احساس تاسو ته هم دے او مونږه ته هم دے۔ بهر حال انور کمال خان اومحترمه خټک صاحبه، ان دونوں نے صحیح بات کی تھی۔

جناب سپیکر: وہ تو کہتی ہیں کہ میں تو بولوں گی اور آپ نے کہہ دیا کہ-----

سینیئر وزیر خزانہ: نہیں صبح وہ بول چکی ہیں آپ کے چیمبر میں-----(شور/قطع کلامی)

جناب محمد امین: سپیکر صاحب! زه یو عرض کوم جی منسټر صاحب لګیا دے زمونږه د سیدو میډیکل کالج هم دا مسئله ده۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب میں چاہوں گا کہ----

جناب محمد امین: تاسو مونږه ته فلور نه راکوئی۔ زه واک آؤټ کوم جی۔ دومره اهمه مسئله راشی او تاسو په هغې باندې مونږه ته فلور نه راکوائی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: محمد امین خان! واک آؤټ هم ستا حق دے خو رولز او ریګولیشن مطابق دغه راؤړه نو مطلب دا دے چې بیا به پرے خبره کیږی۔

سینئر وزیر خزانہ: محترم سپیکر صاحب! انور کمال خان نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے میں اس پر بھی بات کرنا چاہوں گا لیکن آپکا جو یہ ایوان ہے اسمیں آپ نے ہمیشہ بہنوں کو زیادہ وقت دیا ہے۔ تو میں نہیں چاہتا کہ خٹک صاحبہ پریشان رہ جائیں۔ اسلیے میں چاہوں گا کہ پہلے وہ بات کر لیں۔ میں بعد میں بات کر لوں گا تاکہ Doublingنہ ہو۔

جناب سپیکر: نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر! میرے خیال میں تو میں سب سے پہلے اس بڑے پن کا شکریہ ادا کروں جس کا مظاہرہ آج سینیئر منسٹر صاحب نے کیا ہے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: وہ تو ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔

محترمہ نسرین خٹک: چونکہ مسئلہ بہت اہم ہے اور وقت بھی کم ہے تو میں کوشش یہ کروں گی کہ بہت مختصر وقت میں نہ صرف گومل میڈیکل کالج بلکہ سیدو میڈیکل کالج کی بھی جو انتہائی تشویشناک صورتحال ہے اس پہ مختصر وقت میں کچھ روشنی ڈال سکوں۔ جناب سپیکر صاحب! اگر بات اس حد تک آگئی ہے کہ یہاں پہ جناب انور کمال خان نے اور جناب مرید کاظم صاحب نے ایشورنس کمیٹی کا ذکر کیا ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ابھی بھی بات سن لیں کیونکہ جب ایشورنس کمیٹی کا ذکر ہوتا ہے تو مسئلہ اس لیول پہ آچکا ہوتا ہے جبکہ حکومت کو Force کیا جائے کہ آپ اپنی ایشورنس کے بارے میں عملی ثبوت دیں۔ جناب سپیکر! بات مختصر اور ٹیکنکل ہے۔ PMDC کے رولز اور ریگولیشنز کے مطابق MBBS Final year کے امتحانات کے لئے ایک مختص وقت ہوتا ہے اور اس سے پہلے PDMC کی ٹیم آتی ہے، Visit کرتی ہے اور Non-recognized، سینیئر منسٹر صاحب کو سپیکر صاحب اگر آپ ہدایات جاری کریں کہ اس مسئلے پہ ذرا توجہ فرمائی جائے۔ پی ایم ڈی سی کی ٹیم آگے پیچھے نہیں آتی، ایک خاص ٹائم پہ آتی ہے۔ اب وہ ٹائم آگیا

ہے۔ ان کو Invitation جاری ہو گئی ہے۔ آپ کی حکومت سے پیسے مختص ہوتے ہیں، ان کی ٹیم کے وزٹ کے لئے وہ سب لوازمات پورے ہو گئے ہیں۔ Crisis کی Situation آگئی ہے۔ ابھی ایم بی بی ایس کا Examination ہونے والا ہے۔ ہسپتالوں کی حالت جوں کی توں ہے۔ وہاں کے سٹاف کی تعیناتی میں بہت زیادہ کوتاہیاں ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ اگر پی ایم ڈی سی کی ٹیم نے اس بار بھی ان دو کالجز کو Recognize نہ کیا تو بچوں کی حالت جو ہو گی، میں نے جو خود سنا ہے، خدا وہ دن نہ لائے وہ Suicide پہ آگئے ہیں۔ ان کے ماں باپ کی کیا حالت ہو گی جنہوں نے زمین بیچ کر اپنے بچوں کو ان دونوں میڈیکل کالجز میں ایڈمیشن دلوائے ہیں اور آپ یہ بھی سن لیں جناب سپیکر صاحب، کہ وہاں پہ جو ٹیچرز ہیں، ان کی سروسز بھی نہیں Count ہوں گی اور ردی کی ٹوکری والی ڈگری کا یعنی ایم بی بی ایس کا Examination، لیکن وہ پھر Specialization کا Examination بچے نہیں دے سکیں گے۔ جناب سپیکر صاحب، الحمدللہ، یہاں جنوبی اضلاع کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ سینیئر منسٹر صاحب جو کہ اسی حکومت کے ایک بھاری بھر کم ستون ہیں، وہ ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنوبی اضلاع اور ملاکنڈ ڈویژن کے بھاری بھر کم حکومتی ستونوں کی موجودگی میں اگر یہ حالت ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں جی؟ جی لیکن میں نے پہلے بھی کہا ہے اور آج بھی یہی کہہ رہی ہوں کہ آپ سنتے سنتے تھک جائیں گے ہم بولتے بولتے نہیں تھکیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ ان بچوں کا آزار ہمیں لگ جائے۔ Thank you very much Janab Speaker Sahib۔

<u>سینیئر وزیر خزانہ:</u> جناب سپیکر صاحب! مجھے خوشی ہے کہ آپ کی اس اسمبلی میں مردوں سے زیادہ مواقع خواتین کو ملتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں اگر محمد امین کو پہلے ٹائم دے دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

<u>سینیئر وزیر خزانہ:</u> میں ایک بار پھر قربانی دیتا ہوں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اور امین صاحب سے بھی استدعا ہے کہ وہ جلد بازی میں فیصلہ نہ کریں۔ جی امین صاحب۔

<u>جناب محمد امین:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، سیدو میډیکل کالج او ر ګومل میډیکل کالج چې د ے ، د ډیرو کالونو راسے د حکومت د فیصلے تحت په ملاکنډ ډویژن کښې او په ډیره اسماعیل خان

کېښې دا قائم شوی دی۔پکار خو داده جی چې دوئی دا قائمیدو سره د دې Deficienciesختمولو او د هغه ځائے د هسپتالونو په حالت باندې رحم شوے وے ، سوچ شوے وے ، د هغه علاقے په عوامو باندې رحم شوے وے۔ څلور کاله تیر شو جی د هغې چې کوم د فائنل ائیر سټوډنټس دی هغوی چې دے میاشت دوه کېښې فارغیدونکی دی۔او هغوی باندې خپلو والدینو د خپل ځیګروینے راواغستے ، خپلې زمکې ئے خرڅے کړے ، په هغې باندې خرچے اوکړے او هغه خلق چې د کالجونو نه فارغیږی نو هغوی ته به د یو Unrecognizedانسټی ټیوټ ډګری ملاویږی۔ بیا دے سره سره جی چې زمونږ سره کومې وعدے شوے وے چې هغه سټوډنټان دلته راغلل په پیښور کېښې د سی ایم هاؤس مخے ته د پریس کلب مخے ته هغوی خپل احتجاج باندې مجبوره شو، چې په هغوی کېښې زمونږه خویندے هم وے۔ د هغه میډیکل کالج طالبات هم په هغه کېښې شامل وو او د هغوی د هغه جذباتو چا قدر او نه کړو، د هغوی په دغے احساساتو، د هغوی احتجاج باندې چا څه فکر او غور او نه کړو او د هغې نتیجے دا شوه جی چې کوم Deficienciesد کمیدو زمونږ سره وعدے شوے وے په هغوی کېښې لا نوره اضافه هم اوشوه۔ او زمونږه هسپتالونه هم په هغه حالت باندې پراته دی او زمونږه د کالج هم هغه بدتر صورتحال دے۔ نو مونږه دا یو ځل بیا د حکومت نوټس کېښې راولو چې هغوی د دې ته توجه ورکړی، په هغه ماشومانو دے رحم اوکړی، په هغه علاقه باندې دے هم رحم اوکړی، په خله باندې خو جی دا خبره شوې ده چې سیدو میډیکل کالج تحت چې کوم ټیچنګ هسپتال سیدو شریف دے هغې ته اے ګریډ ورکړے شوے دے خو چې کوم هغې ته فنډ ملاؤ شوے دے نو هغه د اے ګریډ فنډ نه دے ، هغه د ټیچنګ هسپتال فنډ نه دے۔نو دا یو واضح بے انصافی ده چې روانه ده۔ پرے باندې سوچ کول پکار دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔جناب سراج الحق صاحب۔

<u>سینیئر وزیر خزانہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔امید دې جی ان شاء الله چې د محمد امین صاحب به هم تسلی اوشی۔ زه جی دا عرض کوم چې دا مسئله حقیقت داده چې اهمه په دې ده چې په دې کېښې د ډیرو طالبعلمانو او د هغوی د خاندانونو مستقبل وابسطه دے او تر وخت کېښې چې کله د سیدو میډیکل کالج طالبعلمان

هم راغلی وو او د ډیره اسماعیل خان میډیکل کالج طالبعلمان هم راغلی وو ګومل میډیکل کالج، دلته کښې د مختلف افراد دې سره ملاقاتونه اوکړه۔ د هغې موومنټ په نتیجه کښې بیا یو کمیټی جوړه شوے وه چې په هغه کښې زمونږ ډیر سینیئر ملګرے انورکمال خان مروت صاحب وو پکښې، نسرین خټک صاحبه وه پکښې او حامد شاه وو پکښې، زما دا خیال وو دا می یقین وو چې دا یو دومره Responsibleکسان په دې کښې چې پخپله باندې بلکه د نسرین خټک صاحبه خو زما خیال دے هلته کښې خپل ماشوم سبق وائی که زه غلط نه یم۔ دے باندې زما اعتماد وو چې دوئی به ضرور دا مسئله به ښه نتیجے ته اورسوی او په ځائے د دې چې دا به لاره کښې پریږدی نو دا به یو Result oriented actionبه په دې کښې واخلی۔ خو ما ته سحر انورکمال خان ستاسو په چیمبر کښې اووئیل چې ما یو ځل وزیر اعلیٰ سره د ملاقات کوشش اوکړو او زمونږ ملاقات او نه شو۔ او کیدے شی د هغه ملاقات نه کیدو په وجه باندې دوئی هغه خپل د کمیټی کار نیمګړے پریښودے وی۔ زه په دې باندې چونکه وزیر صحت هم نشته دے خو دا خبره به کومه چې په اولنی مرحلے کښې که دا نن کیدے شی چې دا انورکمال خان مروت او نسرین خټک صاحبه او حامد شاه که دلته زمونږ د بنوں کښې دے، اچھا هغه Outدے۔ د دې دریو واړو نشست زه غواړم چې دا نن د هیلتھ منسټر سره اوشی او په دې مسئله کښې به بیا د وزیراعلیٰ د تعاون ضرورت وی نو زه به بیا دا کوشش اوکړم چې هغه پکښې هم خپل کوششونه شامل کړی۔ خو بهرحال تاسو درے واړو چونکه In pictureئی او په دې باندې زه به درخواست کوم چې دا درے واړه دے کښېنی، هیلتھ منسټر ته زه وایم، شته خو نه، ان شاء الله هغه زه Arrangeکومه او دے نه پس هم که وزیراعلیٰ سره په دې کښې د ملاقات، د هغوی سره دناستے ضرورت وی نو د هغې اهتمام به مونږه اوکړو خو بهرحال تاسو چونکه د دې مسئلے سره Already attachپاتې شوے ئی نو زه دا غواړم چې دا د وزیر صحت او مروت صاحب او نسرین خټک صاحبه۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> او سیدو میډیکل کالج والا امین۔۔۔۔۔

<u>سینئیر وزیر خزانہ:</u> جی او محمد امین صاحب۔

سید مرید کاظم شاہ: اس کو کمیٹی کے حوالے کردیں تو یہ اچھا ہو گا۔

سینیئر وزیر خزانہ: نہیں کمیٹی کے حوالے نہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر کل وہ آپ کے ساتھ بٹھائیں گے تو کچھ حل نکل آئے گا۔

سید مرید کاظم شاہ: اگر کام کرنا ہے جی تو پھر اسمبلی کی کمیٹی کے حوالے کردیں۔

جناب سپیکر: کل وہ بات کریں گے۔ پھر اس پہ بات ہو گی۔

مولانا محمد عصمت اللہ: مرید کاظم صاحب کو بھی اس میں بٹھائیں۔

سینیئر وزیر خزانہ: ہاں جی مرید کاظم صاحب کو بھی اس میں بٹھائیں گے کیونکہ ان کا تعلق بھی ڈیرہ اسماعیل خان سے ہے۔ ان کو بھی بٹھائیں گے۔

جناب انور کمال خان: آپ میری جگہ پہ ان کو (مرید کاظم صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) بٹھادیں۔ میں نے اس کمیٹی سے استعفیٰ دیا ہوا ہے۔ تو آپ ان کو بٹھائیں، ان کو اپنے ساتھ بٹھائیں۔

سینیئر وزیر خزانہ: اصل میں اگر استعفیٰ دینے سے کوئی مسئلہ حل ہو سکتا ہے تو بے شک۔

جناب سپیکر: استعفیٰ آپ نہ دیں۔ استعفیٰ آپ کا نہیں منظور۔

سینیئر وزیر خزانہ: میں منظور نہیں کرتا ہوں۔

جناب انور کمال خان: جناب والا! میں آپ کی وساطت سے سینیئر منسٹر صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ رات کے بارہ بجے بھی اگر ہمیں بلائیں تو ہم ان کے پاس جانے کے لئے تیار ہیں لیکن ہمارا وہ دار و تمام ہو چکا ہے۔ چیف منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کرتے کرتے ہمارا منہ ٹیڑھا ہو گیا ہے۔ اب ہم کس منہ سے ریکویسٹ کرتے رہیں گے۔ ہم ان بچوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ آپ جو بھی حکم کریں گے ہم آپ کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔ باقی ہماری مجبوریاں ہیں ان پہ آپ ہمیں مجبور نہ کریں اگر میرے باقی ساتھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر حل نکال لیں گے۔

جناب انور کمال خان: اگر میرے باقی ساتھی ان کیساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں تو میرا اس میں کوئی عذر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: حافظ حشمت صاحب۔

حافظ حشمت خان (وزیر عشر و زکواۃ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! ستا سو په وساطت باندې زه یو اعلان کول غواړمه د ټریژری بنچز رونړو ته هم، تاسو له هم

او د پیښور عوامو ته هم اپیل کوم۔ بیګاه وزیراعلیٰ صاحب په ګورګهټړئی کښې چې د ډسټرکټ ګورنمنټ طرف نه عشائیه وه په هغې کښې اعلان کړے دے سبا نهه بجې به ان شاء الله تعالیٰ په جناح پارک کښې نماز استسقاء وی ګرمی بیا دوباره شوې ده او هسې هم د باران رحمت ډیر زیات ضرورت دے۔ نو زه اپیل کوم ستاسو په وساطت باندې د اپوزیشن ورونړو ته، خپل ورونړو ته او د پیښور عوامو ته چې په دیکښې به ان شاء الله وزیر اعلیٰ صاحب، سینیئر منسټر شریک کیږی او په شریکه به هلته ان شاء الله تعالیٰ د باران رحمت د پاره به دعا غواړو او د خپل ملک د پاره او د خپلې صوبې د پاره به ان شاء الله دعا غواړو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) شمال مغربی سرحدی صوبہ ملازمت سے برطرفی (خصوصی اختیارات) مجریہ 2003 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Next. Honourable Minister for Law and Parliamentary Affairs, honourable Minister for Finance, NWFP, to please introduce Removal from Service (Special Powers) (Amendment) Bill, 2003, in the House. Honourable Minister, Please.

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں جناب وزیراعلیٰ صوبہ سرحد کی طرف سے شمال مغربی سرحدی صوبہ سرحد ملازمت سے برطرفی کے خصوصی اختیارات کا ترمیمی بل 2003ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced. The House is adjourned till 09:30 am tomorrow morning.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 24 ستمبر 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)